عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوة

جلد نمبر ۱۵

۱۴ تا ۲۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۱۹۹۶ء

شمارہ نمبر ۱۸

اُمت پر مصائب اور
پریشانیوں کی ایک وجہ

رقص و موسیقی

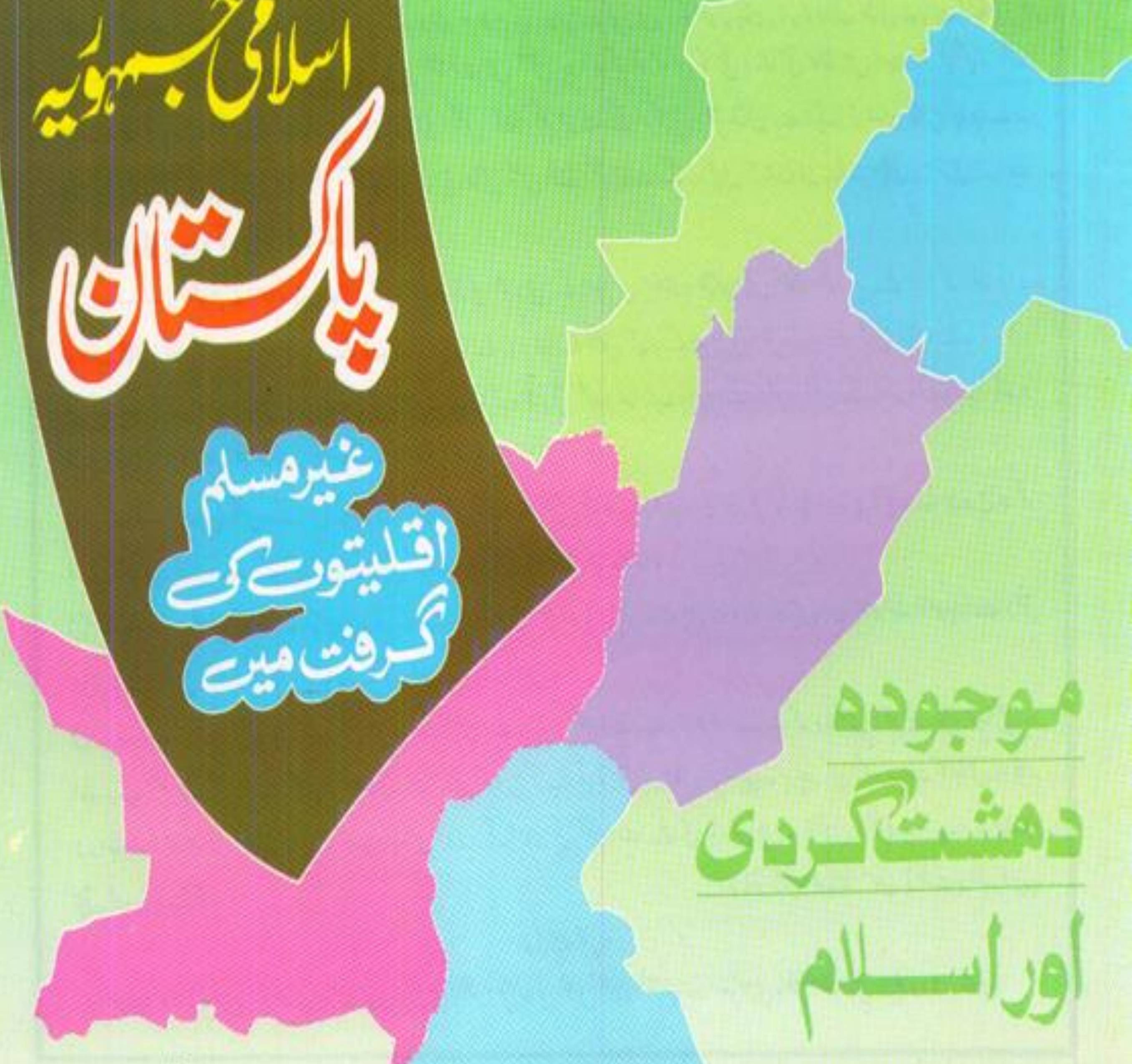

اسلامی جمہوریہ

پاکستان

غیر مسلم
اقلیتوں کی
گرفت میں

موجودہ
دہشت گردی
اور اسلام

قیمت: ۵ روپے

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ "لولاک"

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ میں' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنا دیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ —— گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہو گیا تھا' جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد' ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کر دیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ —— حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہو گی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ —— فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہو گا۔ زرمبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۱۸

۴ تا ۱۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۱۹۹۶ء

REGD. NO. SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
منشت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۳
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۔ غیر مسلم اقلیتوں کی گرفت میں	۶
موجودہ دہشت گردی اور اسلام	۱۲
امت پر مصائب اور پریشانی کی ایک وجہ ۔ رقص و موسیقی	۱۶
مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ	۱۸
حیات و نزول مسیح علیہ السلام ۔ ایک اہم مناظرہ کی رپورٹ	۲۱
اخبار ختم نبوت	۲۳

قیمت ۱۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ ۔ کینیڈا ۔ آسٹریلیا ۵۰ ڈالر امریکی ○ یورپ اور افریقہ ۴۵ ڈالر امریکی
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۴۰ ڈالر امریکی
چیک ، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ
نمبر ۳۳۹ ، کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۳۰۰ روپے
ششماہی ۱۵۰ روپے
سہ ماہی ۷۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122 _ 583486
فیکس 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 - 737 - 8199.

ناشر : عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع : سید شاہد حسن ۔ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت : ۱۰۳ ، ابن رشد لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقت کی پکار.........اسلام کا نفاذ

اسلام کی تضحیک اور اسلامی تعلیمات پر تشکیک و شبہات کے حملوں کو مسلمان کب تک برداشت کرتے رہیں گے

آئین پاکستان میں بڑی وضاحت کے ساتھ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے الفاظ جگہ جگہ ذکر کئے گئیں ہیں' اور یہ بھی بڑی وضاحت کے ساتھ اس میں درج ہے کہ "اسلام" مملکت خداداد کا سرکاری دین (مذہب) ہے۔

چوتھی متفقہ ترمیم کے ذریعہ دفعہ ۲۶۰ (۳) کے تحت یہ بات بھی آئین پاکستان کا حصہ قرار پائی کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں' آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبوت کا کسی بھی نوعیت میں دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے' دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسے شخص کو نبی یا مصلح ماننے والے لوگ امت مسلمہ کا حصہ تصور نہیں کئے جائیں گے۔

اور پھر آٹھویں ترمیم کے ذریعہ دفعہ ۲۹۸۔ سی کے تحت کسی بھی غیر مسلم کو مسلمانوں کے مذہبی شعائر اپنانے کی قطعاً" اجازت نہیں۔ غیر مسلم اپنی عبادت گاہ کا نام نہ مسجد رکھ سکتے ہیں نہ ہیئت و تعمیر میں مسجد کی مشابہت اختیار کرسکتے ہیں۔ قرآن کریم اور کلمہ اسلام کا اپنی زبان و تحریر میں استعمال ان کے لئے قانوناً" جائز نہیں۔

جناب صدر محترم! آپ نے اپنے حلف صدارت میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر آئین پاکستان کی حفاظت' پاسداری اور اس پر عملدرآمد کرنے اور کرانے کا عہد و پیان کیا ہے۔ اس عہد و پیان کے بعد منجانب اللہ آپ پر آئین کی قانونی و عملی ہر اعتبار سے حفاظت کی وہ عظیم ذمہ داری عائد ہو چکی ہے جس کے ایفاء میں دنیا و آخرت کی سرخروئی اور کامیابی کی راہیں آپ کے لئے روشن ہو جاتی ہیں۔ بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے رحیم و رؤف ہونے پر نظر کے ساتھ اس کی "ذوالبطش" و "ذوانتقام" صفات کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہئے۔

جناب محترم! آپ یقیناً باخبر ہوں گے کہ نئے اقتدار کے نشے میں بدمست وزراء اور ارباب حکومت آئین پاکستان کے بنیادی نظریہ "اسلام" کے مد مقابل سیکولرزم کی خوبیوں اور "برکات" کی مسلسل تبلیغ و تشہیر کرتے پھر رہے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا نظریاتی و عملی دونوں پہلوؤں سے اسلامی تعلیمات کی تضحیک پر مبنی پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔ صحافتی سطح پر بیانات و مضامین کی صورت میں سوشل کلچر کی حمایت اور بنیاد پرستی کی مذمت کے عنوان سے سیکولرزم کا پرچار اور اس کی تبلیغ اس انداز سے جاری ہے' جیسے کھیتی بونے سے پہلے زمین تیار کی جاتی ہے۔

اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے بنیادی مقصد و مدعا "اسلام کے عملی نفاذ" اور "اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر اسلامی فلاحی معاشرہ و مملکت کے قیام" کو مشکوک قرار دے کر سیکولرزم کے قیام و ترویج کو حصول پاکستان کا اولین مقصد ثابت کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا ہے۔ اس کے لئے سرکاری سرپرستی میں ورکشاپس اور سیمینار منعقد کئے جارہے ہیں۔ علامہ اقبال اور قائداعظم جیسی محترم ہستیوں پر سیکولرزم کے علمبردار ہونے کا بہتان باندھ کر عوام کے سامنے ان کی شخصیتوں کو داغدار کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور تقسیم ہند کے فارمولے کو غیر معقول اور قیام پاکستان کو غلط اقدام قرار دیا جارہا ہے یہ ان لاکھوں قربانیوں کی توہین و تذلیل کے مترادف ہے جو قیام پاکستان کی راہ میں پیش کی گئیں۔ ان تمام کارروائیوں پر بے دریغ قومی دولت کا بڑا حصہ پانی کی مانند بہایا جارہا ہے۔ حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ یہ سب کچھ آئین پاکستان کی حفاظت و نفاذ کی حلف برداری و عہد پیمائی کے باوجود کیا جارہا ہے۔

صدر محترم! ملک میں ہونے والی ہر اچھی بری کارگزاری سے باخبر رکھنے کے لئے بے شمار ایجنسیوں کی رپورٹوں پر مبنی "تمام صورت حال" یقیناً آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہوگی۔ جس سے ملک میں ہونے والی ہر کارروائی سے آپ لحہ بہ لحہ باخبر رہتے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان عوام کی اسلام سے جذباتی وابستگی سے آپ باخبر ہیں۔ ایسی صورت میں حکومتی سطح پر سرکاری سرپرستی میں اسلام کی تضحیک اور اسلامی تعلیمات پر تشکیک و شبہات کے حملوں کو مسلمان کب تک برداشت کرتے رہیں گے؟

جناب صدر "جماعتی مفادات" اور "ذاتی خیالات" سے بالاتر ہو کر "صدر پاکستان" کے مقدس اور ذمہ دار منصب کی حیثیت سے صورتحال کا بغور مطالعہ کرکے آئین پاکستان کی حفاظت و عملی نفاذ کے عہد اور حلف وفاداری کے تقاضوں پر نظر رکھتے صورتحال کی صحیح سمت میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے

ہوئے پاکستان کی بنیاد پر تیشہ زنی کے عمل کو رکوایئے۔

محترم صدر پاکستان! چوتھی اور آٹھویں ترمیم کے ذریعے غداران ختم نبوت کی ملک و ملت اور دین اسلام کے خلاف سرگرمیوں کو روکنا اور ان پر قدغن لگانا بھی عہد و پیمان اور حلف برداری کے زمرے میں شامل ہے۔

مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے جس طرح قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے چشم پوشی بلکہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں کی علی الاعلان سرپرستی و حوصلہ افزائی کی روش اختیار کر رکھی ہے' مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے مسجد کے نام پر حکومتی مشیر افتتاح کر رہے ہیں۔ سرکاری اہلکاروں کی سرپرستی میں مختلف شہروں اور دیہاتوں میں قادیانی مربیوں کے ہتھے مسلمانوں میں قادیانیت کی جبری تبلیغ اور ظلم و ستم کی شکایات مل رہی ہیں ----------وزیر اعلیٰ پنجاب کے والد نے مسلمانوں میں ارتدادی مہم سرگرمی سے جاری رکھی ہوئی ہے اور دیپالپور سے شکایات پہنچی ہیں کہ نیچے سے اوپر تک سرکاری اہلکار قادیانی بھرے جا رہے ہیں ------- بدین کے گردونواح اور کراچی و پنجاب بعض علاقوں میں ڈش انٹینا پر خودکار بوسٹر لگا کر بیرون ملک سے قادیانیت کی تبلیغ کھلے عام کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ پاکستانی نشریات تک کو جام کر دیا جاتا ہے مگر نہ وزارت اطلاعات و نشریات ٹس سے مس ہوتی ہے' نہ وزارت داخلہ میں کوئی حرکت دیکھنے میں آئی۔ اپنے ادارتی کالموں میں مرکز کے ساتھ پنجاب و سندھ کی حکومتوں کو بار بار توجہ دلانے کے باوجود نتیجہ صفر برآمد ہوا۔

محترم صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ سابق حکمرانوں کے برعکس اسلام کے نفاذ کے عملی اقدامات کریں۔ دنیا و آخرت میں اس کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے گا۔

مسلمانوں کی ذمہ داری

قادیانی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تک اپنا مذہبی و دینی فریضہ سمجھ کر پہنچائیں

موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد قادیانیوں کی کھلم کھلا تبلیغی سرگرمیوں کی شکایات مل رہی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بساط کے مطابق پوری دنیا میں ان پر کڑی نگاہ رکھتی ہے۔ عقیدۂ "ختم نبوت" کی حفاظت تو ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کے لئے تمام مسلمانوں پر .... علماء ہوں یا عوام' تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ --------بحالات موجودہ دو بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں :

۱۔ "ختم نبوت" کے عقیدہ سے متعلق تمام ضروری صحیح معلومات کے ساتھ دشمنان "ختم نبوت" کے تبلیغی حربوں اور تزویری ہتھکنڈوں سے خود بھی واقفیت حاصل کریں اور اپنے متعلقین و احباب اور حلقہ تعارف کو بھی یہ سب معلومات و واقفیت بہم پہنچانے کا اہتمام کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے آپ کو اردو' انگریزی لٹریچر کے ساتھ ہر طرح رہنمائی مہیا ہو سکے گی۔

۲۔ آپ جس محلے اور گلی میں رہتے ہیں یا دفتر و کارخانہ یا کسی بھی شعبہ زندگی سے وابستہ ہیں' اپنے قرب و جوار میں موجود قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ ان کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تک اپنا مذہبی و دینی فریضہ سمجھتے ہوئے پہنچائیں۔

اس طرح انشاء اللہ العزیز اپنے اور قرب و جوار کے مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کے تحفظ کا اہتمام بھی ہو گا اور عقیدۂ ختم نبوت کے محافظین میں شمولیت کی برکات بھی حاصل ہو جائیں گی۔ شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا استحقاق بھی میسر آ سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ دشمنان ختم نبوت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا قلع قمع بھی باآسانی ممکن ہو سکے گا۔ وباللہ التوفیق

"راقم الحروف کو تقریباً" دو سال قبل ہفت روزہ ختم نبوت کی ادارت کی ذمہ داری سونپی گئی تو اس وقت کے حالات پر ادارتی نوٹ لکھا گیا۔

اب راقم الحروف ہفت روزہ ختم نبوت کی ادارت سے سبکدوش ہو رہا ہے اس لئے نشر مکرر کے طور پر وہی اداریہ شامل اشاعت کیا جا رہا ہے قارئین کرام سے الوداعی السلام علیکم کے ساتھ دعاؤں کی درخواست"

حسین احمد نجیب

اسلامی جمہوریہ پاکستان ـــ غیر مسلم اقلیتوں کی گرفت میں

ایک اسلامی ملک کے حوالے سے پاکستان میں اقلیتوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی رواداری کی کئی عملی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ آئین پاکستان میں بھی اقلیتوں سے خصوصی حسن سلوک کی ضمانت دی گئی ہے۔ ملازمتوں میں بھی غیر مسلموں کے لئے کوٹہ مخصوص ہے جبکہ ترقی کے میدان میں ان کے لئے اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر آگے بڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اس کے مقابلے میں بھارت جو دنیا میں سیکولر ملک ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتا رہتا ہے وہاں اقلیتوں سے جو سلوک ہوتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں معروف دانشور کے ایل گابا کی تصنیف "مجبور آوازیں" میں اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ بھارت میں اقلیتی شہریوں کو صرف ایک فیصد ملازمتیں حاصل ہو سکی ہیں جبکہ پاکستان کے حوالے سے یہ بات برملا کہی جا سکتی ہے کہ یہاں اقلیتوں کو اس معاملے میں ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔ غیر مسلم شہریوں کے لئے مخصوص کوٹے کے تحت ان کے لئے حصول ملازمت اور ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ وفاقی حکومت کی ۲۲ وزارتوں اور ۳۷ اداروں میں گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک غیر مسلم افسروں کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچی ہے۔ اس وقت ۲۹۸ قادیانی، ۱۹۲ عیسائی، ۱۳۶ ہندو، اور ۱۳ پارسی افسر ایسے ہیں جن کو اعلیٰ گریڈ مل چکے ہیں جبکہ مجموعی طور پر ان افسروں کی تعداد ۶۲۱ ہے۔

کابینہ ڈویژن

سپارکو میں گریڈ ۱۷ میں عبدالسمیع احمد قادیانی ہیں اور ٹیکنیکل آفیسر ہیں۔ پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان گریڈ ۱۷ میں قادیانی آفیسر شوکت کریم اعوان بطور ڈپٹی منیجر کام کر رہے ہیں۔

کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی

گریڈ ۱۹ کے قادیانی آفیسر طیب علی شیخ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ورکس ہیں، میجر ریٹائرڈ حسن محمود ملک قادیانی ہیں اور گریڈ ۱۹ میں ہیں، گریڈ ۱۸ کے چیف کمپلینٹ آفیسر لطیف احمد تینی قادیانی ہیں، گریڈ ۱۷ کے میر تبراس اور محمد اکرم (اسسٹنٹ ڈائریکٹر سول) قادیانی ہیں، ڈاکٹر کرتار لال پروانی گریڈ ۱۷ میں ہیں اور ہندو ہیں۔

وزارت تجارت

وزارت تجارت کے ادارے این آئی سی میں وجے کمار اوچانی گریڈ ۱۷ میں ڈیپارٹمنٹ منیجر ہیں اور ہندو ہیں۔

بائیس وفاقی وزارتوں اور ۳۷ نیم خود مختار اداروں میں ۶۲۱ غیر مسلم اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جن میں سے ۲۸۹ قادیانی ہیں

نیوی، فوج اور ایئر فورس میں اس کے علاوہ ہیں

اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن

جنرل منیجر جے این ہیریا گریڈ ۲۰ کے آفیسر ہیں اور عیسائی ہیں، گریڈ ۲۰ میں ہی ڈپٹی جی ایم ناصر جاوید خان قادیانی ہیں، مسز زینت نقوی عیسائی ہیں اور گریڈ ۱۸ میں ہیں، گریڈ ۱۹ کے عیسائی افسر شاہ رخ سبزواری، گریڈ ۱۸ کے عیسائی افسر پیٹر واز، گریڈ ۱۸ میں ہی عیسائی افسر ڈی ایم فریڈی، گریڈ ۱۹ کے قادیانی افسر محمد امین چودھری، گریڈ ۱۸ کے قادیانی افسر نثار احمد چودھری، گریڈ ۱۸ میں ضیاء الرحمان، عبداللطیف، نذر رب، ایس فضل لطیف اور ناصر الدین بٹ پانچوں قادیانی ہیں۔ گریڈ ۱۸ کے قادیانی افسر شان محمد، گریڈ ۱۸ کے عیسائی افسر

سیسل والکے، گریڈ ۱۸ کے قادیانی افسر نذر محمد، گریڈ ۱۸ کے تین قادیانی افسر نذر رب وڑائچ، عبدالسلام اور منظور اے وقار ہیں۔ اسٹیٹ لائف میں ہی گریڈ ۱۸ کے سری چند، گیان چند اور ٹھاکر داس ہندو ہیں اور گریڈ ۱۸ کے اعجاز احمد اور عبدالوسیم قادیانی ہیں، گریڈ ۱۸ کے سہیل راہی عیسائی ہیں، گریڈ ۱۸ کے اصغر علی علوی، ایم امجد نبیل اور عبدالرشید قادیانی ہیں، گریڈ ۱۸ کے ایف میر گل اور ایوب صابر عیسائی ہیں، گریڈ ۱۸ کے خالد اکبر چودھری، محمد احمد چودھری، مسز ناصرہ خالد، گریڈ ۱۷ کے خالد محمود اور ایم امجد ملک قادیانی ہیں، جبکہ گریڈ ۱۸ کے کے آئی شاہین ہندو ہیں گریڈ ۱۷ کے قادیانی اسسٹنٹ منیجر رشید، گریڈ ۱۷ کے عیسائی اسسٹنٹ منیجر گلزار فرانس، گریڈ ۱۷ کے اسسٹنٹ

میجر عبدالکریم باسط اور محمد افضل قادیانی ہیں' گریڈ ۱۷ کے بی آر گوتھم' میتھوکس فرنینڈس' الیکسی فرنینڈس اور مسز ٹینا فرنینڈس عیسائی ہیں' عبدالرشید منگلا اور عبدالغفور قادیانی ہیں جبکہ ہری رام گریڈ ۱۷ میں اسسٹنٹ منیجر ہندو ہیں۔

وزارت مواصلات

نیشنل ہائے وے اتھارٹی میں گریڈ ۱۹ میں ڈائریکٹر طاہر احمد خان قادیانی ہیں' گریڈ ۱۸ میں ڈپٹی ڈائریکٹر کیش کمار اور شام سندر ہندو ہیں جبکہ گریڈ ۱۷ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر پرکاش لوہانو بھی ہندو ہیں۔

پوسٹل سروسز میں گریڈ ۱۷ میں سائمن ممتاز منیجر ہیں اور عیسائی ہیں جبکہ گریڈ ۱۷ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر مہرچاند ہندو ہیں۔

پی ٹی سی ایل میں گریڈ ۱۷ میں سید محمود احمد انسپکٹر قادیانی ہیں' گریڈ ۲۰ کے تین جنرل منیجر این اے قریشی' نوید احمد فرخ اور ایوب احمد ظہیر قادیانی ہیں' گریڈ ۱۹ کے ڈائریکٹر چودھری فضل الٰہی قادیانی ہیں اور گریڈ ۱۹ کے ڈی ایم ایس ڈاکٹر بی گرین عیسائی ہیں' دو ڈویژنل انجینئر محمود احمد اور چودھری عبدالرحمان قادیانی ہیں' گریڈ ۱۸ کے اسسٹنٹ جی ایم کنجیل اور ڈویژنل انجینئر لال چند بگوانی' بھگول اور سیام دموجی ہندو ہیں' ڈی ای الیاس پریتم عیسائی ہیں' اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر رازق پرویز عیسائی ہیں اور چار اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر کرشن چند' تھاؤو' بھارولال اور انیل کمار ہندو ہیں جبکہ اسی عہدے کے یوسف سہام عیسائی ہیں' گریڈ ۱۷ کے اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل عبداللطیف قادیانی ہیں۔

پی این ایس ای میں گریڈ ۱۷ میں ڈپٹی منیجر وجے کمار کھتری ہندو ہیں جبکہ گریڈ ۱۷ میں ہی جونیئر انگزیکٹو کے عہدے پر مائیکل لوبا عیسائی' محمد خالد قادیانی' راج کمار ہندو' ملک محمد قادیانی' سی ایس کا بیجا ہندو' آربی گولاوارا پارسی' مورائس ڈی سوزا عیسائی' مس فرینی سرموا عیسائی' نوشی معر کھتری ہندو' فرانسی ڈی سوزا عیسائی اور ناؤٹ فرنینڈس عیسائی تعینات ہیں۔

کراچی پورٹ ٹرسٹ میں سائرل ڈیوڈ فائنل اکاؤنٹینٹ ہیں اور عیسائی ہیں' جیتنی داس اے اے او ہیں اور ہندو ہیں' گریڈ ۱۷ کے موہن لال ہندو میڈیکل آفیسر ہیں۔

پی کیو اے میں گریڈ ۱۹ کے قادیانی نوازالدین منیجر ہیں' گریڈ ۱۸ کے عیسائی اسسٹنٹ میرین منیجر انجینئر سمونیل گرنن ہیں' گریڈ ۱۸ کے ہندو اسسٹنٹ منیجر قیمت بھائی ہیں' گریڈ ۱۷ کے عیسائی اسسٹنٹ منیجر ایڈوام پرویز عیسائی ہیں' گریڈ ۱۷ کے اسسٹنٹ انگزیکٹو انجینئر کیش کمار شرما' بیتش اور شام لال ہندو ہیں۔

وزارت ثقافت

پی این سی اے میں گریڈ ۱۸ کی ڈائریکٹر مسز نسرین انجم بھٹی عیسائی ہیں۔

وزارت دفاع

سول ایوی ایشن ڈویژن میں گریڈ ۱۹ کے پائلٹ انوشی گیٹر ایئر کمانڈر (ر) رشید اے بھٹی قادیانی ہیں' گریڈ ۱۹ میں جنرل منیجر پلانز میجر (ر) ایس ایم کیفی پرویز قادیانی ہیں' گریڈ ۱۹ میں جی ایم ورکس وکرم سنگھ سودھا ہندو ہیں' گریڈ ۱۸ میں سینئر ایڈمن آفیسر ظفر احمد قادیانی ہیں' گریڈ ۱۸ میں سینئر سول انجینئر رغیب الدین قادیانی ہیں' گریڈ ۱۸ میں سی ایم جواد بھٹی عیسائی ہیں' گریڈ ۱۷ میں اے آئی سی او سردار حمید احمد قادیانی ہیں گریڈ ۱۷ میں اے ٹی سی او جان ولیم عیسائی ہیں' گریڈ ۱۷ میں پی آر او پرویز جارج عیسائی ہیں' گریڈ ۱۷ کے الیکٹرونکس انجینئر بشیر ونسنٹ اور ایم ڈبلیو او آر اسلام رحمت عیسائی ہیں۔

کے ایس ای ڈبلیو میں گریڈ ۱۹ میں منیجر کرشن چاند ہندو ہیں اور گریڈ ۱۸ میں ڈی پی پی ولسن بھیم عیسائی ہیں۔

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن

مندرجہ ذیل عہدوں پر دیئے گئے افسروں کے نام جو تمام قادیانی ہیں' پہلے عہدہ اور پھر نام ہیں۔ کیپٹن سید ندیم احمد' معاون پائلٹ ٹی قدیر' کوپائلٹ ایس ایچ زیڈ احمد' کیپٹن طارق احمد' کیپٹن عبدار احمد' کیپٹن منیر احمد خان' فلائٹ انجینئر ایم اے سعید' کیپٹن ایم ایم سلیم' فلائٹ انجینئر ایم ایم نادر' چیف پائلٹ طاہر احمد' فرسٹ آفیسر رفعت حامد' فرسٹ آفیسر ایس مجید احمد' اے سی انجینئر ایس محمود احمد' اے سی انجینئر خالد سعید احمد' اے سی انجینئر جاجا حنیف احمد' اے سی انجینئر مبارک احمد' اے ایم آفیسر محمود احمد' پی آر سیلز ایلیٹ اقبال احمد' ایس آر پی ڈی ای ناہید اظہر شیخ' اے ایم ہیکلی ظفر احمد' فلیکس ایم پی آر احمد علی چودھری' تبسم منہاس' چیف انسٹرکٹر او پی ایس عبدالستار' اے سی انجینئروں میں سلیم احمد' ناصر محمود علوی اور خالد یاسین' اسسٹنٹ آفیسر مسز نائلہ منصور' پراجیکٹ انجینئر ریاض اے مانگٹ' ٹور سی پی آفیسر ایم ندیم خان' اسسٹنٹ آفیسر منور احمد شامل ہیں۔

مندرجہ ذیل افسران کیتھولک عیسائی ہیں۔ کیپٹن کنتھ پال' کیپٹن مورجن ایس فلیکس' کیپٹن عقیل اختر' فرسٹ آفیسر جنید بن کارپیٹ' اسسٹنٹ ایم جی آر فلیویا آریسو' ایم جی آر Xavier Adrouza' پی ای آر ایس آفیسر ڈبلیو جے بورنش' اے سی انجینئر ایرک صدیق' اسسٹنٹ ایم پی آر وسیم پی ڈیوڈ' اسٹاف آفیسر ایلسی ولسن' کروکنگ آفیسر میری رافیس' سینئر پرسرنٹیڈیپ ایف رائل' کیٹ آفیسر ڈیرک ایف ڈیم' انگزیکٹو چیف ایرک جی کریگیون' ایم ٹی او عنایت گل' سی ٹی آر ایل آفیسر برانڈ بنجمن اور سینئر پرسر کیتھلر سمونیل سب کیتھولک ہیں۔

مندرجہ ذیل افسر ہندو ہیں۔ پی ای آر ایس آفیسر کرتاری وی ریجا من ایم بی آر بھگوان بھروان، ٹی آفیسر شفت اندر العل اور اسپورٹس آفرانیل دیپا ہندو ہیں۔ ایم بی آر پی پریس، پریس آرڈیٹر اور ایم جی آر گریس مسز ایس لیسلی پارسی ہیں۔ سینئر پر سر پی ایم سونگ، انجینئر ونسنٹ ایچ ڈیوڈسن، انسٹ فلائٹ سرورل روتھ، مسز عقیل لامای، اسٹاف نرس اور اسٹاف آفیسر لیسلی سوئیل سب پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔

وفاقی پیداوار ڈویژن میں گریڈ ۱۷ میں ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر انیل کمار رجانی ہندو ہیں۔

وزارت تعلیم

ادارے ایس ایم آئی میں سینئر سائنس ٹیچر گریڈ ۱۷ میں رمشی اور لائبریرین سراشی ہندو ہیں۔

اسٹیبلشمنٹ ڈویژن

ادارے نیپا کراچی میں انڈسٹریز آفیسر مبشر احمد قادیانی ہیں اور پی اے آر ڈی میں گریڈ ۱۹ میں ریسرچ لائبریرین ہیرالڈ جینتھان عیسائی ہیں۔

وزارت خزانہ

ایم سی اے میں گریڈ ۱۹ میں ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل محمود احمد [illegible] قادیانی ہیں۔ ایچ بی ایف سی میں گریڈ ۱۸ میں چیف منیجر ایم داؤد قادیانی ہیں اور اسی عہدے پر پال فرانس عیسائی ہیں، گریڈ ۱۷ کے منیجر توقیر یاسین قادیانی ہیں۔

حبیب بینک لمیٹڈ

آفیسر گریڈ ٹو کے زبیر احمد قادیانی ہیں، گریڈ ٹو کے منور اے قمر ہندو ہیں، گریڈ ٹو کے محمد امجد خان [illegible] قادیانی ہیں، گریڈ ون کے محمد یونس ملک قادیانی ہیں، اے وی پی شیخ شریف احمد قادیانی ہیں اے وی پی کشن چاند شہانی ہندو ہیں، گریڈ ٹو کے طارق ندیم قادیانی ہیں، وی پی طاہر احمد طاہر قادیانی ہیں، اے وی پی مسٹر جاوید قادیانی ہیں، اے وی پی ناصر اے خالد قادیانی ہیں، اے وی پی شریف احمد ورک قادیانی ہیں، ایس وی پی شاہد محمود گریڈ ون کے طارق محمود، اے وی پی طاہر احمد ملک، گریڈ ٹو کے شیخ محبوب، گریڈ ون کے خالد ندیم اور گریڈ ٹو آفیسر منیر احمد جاوید بھی قادیانی ہیں، گریڈ ون کے فہیم احمد ایرک، البرٹ مینوئل گریڈ ٹو اور ایس این کھوکھر گریڈ ٹو بھی عیسائی ہیں۔ این اسحاق طارق، ایس وی پی گریڈ ون کے راشد رفیق، گریڈ ون کے محمد ادریس قمر، گریڈ ون کے محمد حنیف، گریڈ ٹو کے نصیر احمد ملک، گریڈ ٹو کے مشرف احمد ملک، گریڈ ون کے انیس احمد ملک، گریڈ ون کے محمد ادریس چودھری اور گریڈ ٹو چودھری شوکت علی بھی قادیانی ہیں، گریڈ ٹو کے پرشوتم ہرانی، دولت رام رنگوانی گریڈ ون، گریڈ ٹو کے شریبی بابو شاہی، گریڈ ٹو کے ہات چند پربو ہرلال وانی، گریڈ ٹو کے رانگ راٹھور اور جگن ناتھ بھی ہندو ہیں۔ گریڈ ون کے جاوید عمر، گریڈ ون کے نور احمد شاہد، اے وی پی منور احمد باجوہ اور گریڈ ٹو کے جمیل احمد مرزا، اے وی پی تسنیم احمد صدیقی اور گریڈ ون کے مبارک احمد بھی قادیانی ہیں، اے وی پی اسحاق بکر اور گریڈ ٹو کے اعجاز ڈینیئل عیسائی ہیں، گریڈ ٹو کے عبدالخالق منیر، گریڈ ٹو کے نعیم حیات خان، وی پی سعید احمد مرزا، ایس وی پی نقی احمد نقی، ایس وی پی بشارت احمد، ایس وی پی لیویئر رحمان ناز، ایس وی پی نعیم احمد، وی پی محمد یونس جاوید، عبدالمجید خالد وی پی، وی پی رشید ارشد اور اے وی پی ایم عیسیٰ خان بھی قادیانی ہیں، گریڈ ٹو کے ہربرٹ سوئیل عیسائی ہیں، گریڈ ٹو کے پریم داس ہندو ہیں، گریڈ ٹو کے روحیل سوئیل، گریڈ ون کے سوئیل شاہی، اے وی پی ایڈم، گریڈ ٹو کے فرنیسوری انتھونی جوزف، گریڈ ٹو کے مدلی ایز اور گریڈ ٹو کے راحیل سوئیل بھی عیسائی ہیں، اے وی پی راناسری چند ہندو ہیں۔ اے وی پی دھرم داس گوپال ہندو ہیں، اے وی پی عبدالحفیظ قادیانی ہیں، اے وی پی میاں عبدالقدوس قادیانی ہیں، اے وی پی امتیاز عیسائی، اے وی پی جلال الدین شیری قادیانی، گریڈ ون آفیسر جے سی پریرا عیسائی، گریڈ ون ارشد فدا عیسائی، گریڈ ون پربھو لال شرما ہندو، کنیالال سی جمونو ہندو، جمیل راٹھور ہندو، پرمندجے کیسی ہندو، حشمت رائے ہندو، مرلی خاب چاندنی ہندو، بسرمداسی ہندو، اقبال محمد خان قادیانی، لطیف احمد میاں قادیانی، جون منیر قادیانی، ناصر احمد ملک قادیانی، چودھری محمد اکرم قادیانی، سلیم سردار غوری قادیانی، چندن لال رمیٹھی ہندو، عبدالرحیم ملک قادیانی، منیر اظہر جوزف عیسائی، بابولال بھگت ہندو اور گریڈ ٹو کے ڈی سونگی ہندو ہیں۔

یہ تمام افسران گریڈ ٹو کے ہیں۔ ان میں ونسٹن وکٹر عیسائی، مظفر ڈیوڈ عیسائی، سوئیل افراہیم عیسائی، جیوت رام ہندو، رمیش لال ہندو کھندر مصندر ہندو، پرمت داس ہندو، کرسٹوفر غوری، ظفر احمد جوکہ قادیانی، سیموئیل راہن عیسائی، محمد عبدالملک قادیانی، عبدالشکور قادیانی، مسرور احمد قادیانی، عارف مسیح عیسائی، مس رابعہ ایاز قادیانی، مظفر احمد خالد قادیانی، ملک ممتاز احمد قادیانی، میاں صلاح الدین قادیانی، مبارک احمد قادیانی، شاہد محمود قادیانی، امیر اینڈ ریورانتھ عیسائی افتخار احمد ملک قادیانی، منصور احمد قادیانی، محمد اعظم میاں قادیانی، مبارک احمد طاہر قادیانی، بشریٰ بشارت قادیانی اور ریاض عنایت قادیانی شامل ہیں۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

ایس وی پی محمد عبدالوہاب قادیانی ہیں، اے وی پی محمد قاسم جوکہ قادیانی ہیں، جاوید سالک اے وی پی عیسائی ہیں۔ یہ سب اے وی پی ہیں۔ ان میں نصراللہ خان قادیانی، آسٹن ای بار لو

عیسائی' ایدن داس ہندو' موہن لعل ہندو' یوسف
رحیم قادیانی' محمد اکرم قادیانی' ہیری چاند ہندو'
الیگزینڈر مینھونس عیسائی اور عبدالمنان قادیانی
شامل ہیں۔ گریڈ ون کے افسروں میں سید محمد
ابراہیم قادیانی' منور احمد قادیانی' صاحبزادہ جمیل
لطیف قادیانی' شبیر احمد یوسفی قادیانی' پرویز ڈی
پائیل پارسی اور رضی اللہ چودھری قادیانی شامل
ہیں۔ اے وی پی کلارا فرنینڈس عیسائی' مسز اولیو
رجو عیسائی' اور اے وی پی مسز لیورا فرنینڈس
عیسائی ہیں' گریڈ ون میں ہیرالڈ اسٹیفن عیسائی'
Ardesheep یہ Zoroastrian ہیں' پرکاش
لال ہندو' مسز پی جوئس عیسائی' مسز ہیوا لے ڈی
سوزا عیسائی ہیں' گریڈ ٹو کی مسز ایس او ایس اور
فلکس ڈی سوزا عیسائی ہیں' محمد رشید گریڈ ون
قادیانی' محمد نذیر کھوکھر گریڈ ون قادیانی' طارق نذیر
گریڈ ون قادیانی' حمید احمد چودھری گریڈ ون
قادیانی' نعیم احمد گریڈ ون قادیانی' اے اندریاس
گریڈ ون عیسائی' نذیر احمد خان نور گریڈ ون
قادیانی' نسیم احمد اقبال گریڈ ون قادیانی' زبیر احمد
گریڈ ون قادیانی' ارنسٹ گل گریڈ ون قادیانی'
شاہد مصطفیٰ گریڈ ون قادیانی' الیس محمد احمد بلائی گریڈ
ون قادیانی' داؤد احمد گریڈ ون قادیانی'' منور اقبال
خان گریڈ ون قادیانی' کرسٹ شہبال گریڈ ون
قادیانی' مبارک احمد نادیہ گریڈ ون قادیانی' محمد شاہد
قریشی گریڈ ون قادیانی' ملک منور احمد گریڈ ون
قادیانی' جوزف ہارڈ گریڈ ون عیسائی' سید
عبدالباسط گریڈ ون قادیانی محمد شریف گریڈ ون
قادیانی' محمد اقبال گریڈ ون قادیانی' نسرین گریس
گریڈ ون عیسائی' پرانا گریڈ ٹو ہندو' عبدالمتین
گریڈ ون قادیانی' لال محمد گریڈ ون قادیانی' وسیم
احمد گریڈ ون قادیانی' محمد احمد ملک گریڈ ون قادیانی'
سراج الدین گریڈ ون قادیانی' عبدالرشید گریڈ ون
قادیانی' لدامسن داس گریڈ ون ہندو' محمد
ادریس گریڈ ون قادیانی' مبشر احمد گریڈ ون قادیانی'
چارلس کلیمنٹ گریڈ ون عیسائی' نعمان رشید
گریڈ ون قادیانی' سلطان محمد بلوچ گریڈ ون قادیانی'
مشن نواز چودھری گریڈ ون قادیانی' زرین گریڈ
ون پارسی' محمد اکرم محمود گریڈ ون قادیانی' پیٹر جان
گریڈ ون عیسائی' خالد محمود گریڈ ون قادیانی' محمد
آفتاب باجوہ گریڈ ون قادیانی' نوبل وکٹر گریڈ ون
عیسائی' راجہ نذیر احمد گریڈ ون قادیانی' دورین
کلیمنٹ گریڈ ون عیسائی' اسلم محمود گریڈ ون
قادیانی' نعیم اللہ گریڈ ون قادیانی' چندر جبین گریڈ
ون ہندو' غلام مصطفیٰ گریڈ ون قادیانی' جیوا داس
گریڈ ون ہندو' تکن داس گریڈ ون ہندو' ڈی کے
لال گریڈ ون ہندو۔

ایف ڈبلیو بی ایل میں مسز طاہرہ مجیب ایس
وی پی قادیانی' مسز روبینہ ایم شاہ گریڈ ٹو آفیسر
قادیانی' مسز روبینہ رشید گریڈ ٹو عیسائی۔

این ڈی ایف سی

عبدالشکور ای وی پی قادیانی' نصر اللہ خان
وی پی قادیانی' خالد آر انجم وی پی قادیانی' مظفر
مرزا وی پی قادیانی' مسز آرن اے وی پی قادیانی'
ڈیرک سیرن اے وی پی عیسائی ہیں۔

آر ڈی ایف سی

میجر عبدالحمید غنی قادیانی ہیں' ایس پی
ایف سی میں اے وی پی محبوب احمد قادیانی ہیں'
گریڈ ون آفیسر مظفر احمد بزو اور ایم اکرم ضیاء
قادیانی ہیں۔ گریڈ ٹو کے پرکاش وروانی ہندو ہیں۔
آئی سی پی میں میجر شاہد نسیم عیسائی ہیں۔

پی آئی سی آئی سی (پکک)

لیڈی ولفریڈ ایس اے وی پی عیسائی ہیں'
گریڈ ٹو کی آفیسر مس برائل میجر عیسائی ہیں اور
گریڈ ٹو کے پی سریش کے وروانی ہندو ہیں۔

بی ای ایل (B.E.L)

ای وی پی کے عہدے پر زیڈ آئی سیفی
قادیانی ہیں' وی پی مسز روشن ٹی موڈی
Zoroastrian ہیں' اے وی پی مسز ایگھروز
عیسائی ہیں اور اے ایم مسز مانی ایم سروف
Zoroastrian ہیں۔

آئی ڈی بی پی

اے وی پی امین احمد خان قادیانی ہیں' اور
گریڈ ٹو آفیسر پاسل میرانڈا عیسائی ہیں' گریڈ ٹو کے
منوہر لال رجوانی ہندو ہیں۔

پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی

اے وی پی سنیل کمار ہتوانی ہندو ہیں۔

وزارت خوراک و زراعت

پاسکو میں سینئر پروجیکٹ منیجر گریڈ ۱۸ راجہ
منیر احمد قادیانی ہیں جبکہ ڈپٹی پراجیکٹ منیجر گریڈ ۱۷
خالد مسعود بابر بھی قادیانی ہیں۔
پی بی سی سی میں سائنٹیفک آفیسر گریڈ ۱۸
گلاب رائے ہندو ہیں' جبکہ ایگریکلچر انجینئر گریڈ ۱۸
مسز میری اوبلی مونٹیمنر عیسائی ہیں۔

ہیلتھ ڈویژن

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں سینئر
سائنٹیفک آفیسر گریڈ ۱۹ مسز نسیم منہاس قادیانی
ہیں' سائنٹیفک آفیسر گریڈ ۱۷ مشتاق بشیر عیسائی
ہیں۔
پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز
میں میڈیکل آفیسر گریڈ ۱۸ ڈاکٹر اشوک کمار ہندو
ہیں' نرسنگ سپرنٹنڈنٹ گریڈ ۱۸ روبن سوکیل
عیسائی' نرسنگ انسٹرکٹر گریڈ ۱۷ بلقیس پتراس
عیسائی' نرسنگ انسٹرکٹر گریڈ ۱۷ پروین ایف پیٹر
عیسائی' نرسنگ انسٹرکٹر گریڈ ۱۷ شیلا حیات
عیسائی' نرسنگ انسٹرکٹر ۱۷ اسٹیلہ نذیر عیسائی'
پرنسپل گریڈ ۱۹ کلارا پاشا عیسائی' ایوسی ایٹ
پھالوجسٹ گریڈ ۱۸ ڈاکٹر اشوک کمار ہندو' میڈیکل
آفیسر گریڈ ۱۷ ڈاکٹر جے کرشن ہندو' میڈیکل آفیسر

گریڈ ۱۷ ڈاکٹر جے پرکاش ہندو' نرسنگ سپروائزر گریڈ ۱۷ مسز فلورنس کرینا عیسائی ہیں۔

ہاؤسنگ اینڈ ورکس ڈویژن

پروجیکٹ منیجر گریڈ ۱۸ ارجن کمار ہندو ہیں۔

صنعت و پیداوار ڈویژن

نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن میں ریجنل منیجر این ایف ایم ایل گریڈ ۱۹ جے رام داس کیلا ہندو' منیجر ٹیکنیکل گریڈ ۱۹ چنی لال راج پال ہندو' الیکٹرک انجینئر گریڈ ۱۸ بھیشم کمار ہندو' الیکٹرک انجینئر گریڈ ۱۹ ۔ملی ڈیاس کیتھولک' اسسٹنٹ انجینئر گریڈ ۱۷ شیوان لال ہندو' ایس سی پی مینجنگ ڈائریکٹر گریڈ ۲۰ ایم پی گنگوانی ہندو' ڈپٹی منیجر اکاؤنٹس گریڈ ۱۸ گنیش ٹی بلانی ہندو' اسسٹنٹ منیجر گریڈ ۱۷ امانگٹ رام ہندو' جنرل منیجر گریڈ ۱۹ حامد علی خان قادیانی' منیجر سیلز گریڈ ۱۹ نسیم حیات قادیانی' ڈپٹی منیجر گریڈ ۱۸ امانت اللہ خان قادیانی' ڈپٹی منیجر گریڈ ۱۷ امرپرکاش قادیانی۔

راوی ریان میں منیجر گریڈ ۱۹ مبشر احمد عارف قادیانی' منیجر گریڈ ۱۹ اختر محمود بٹ قادیانی' اسسٹنٹ منیجر گریڈ ۱۷ مبارک احمد قادیانی۔

ایس ای سی میں منیجر ای پی ایس فور سرفراز گرہون عیسائی۔ این ای پی میں اسسٹنٹ منیجر گریڈ ٹو کامران اشرف قادیانی۔

ہیوی میکینیکل کمپلکس

منیجر گریڈ فور مبشر احمد قادیانی' منیجر گریڈ فور قمر الدین صدیق قادیانی' ڈی ایم گریڈ تھری سفیر احمد قریشی قادیانی' ڈی ایم گریڈ تھری رشید احمد قادیانی' ڈی ایم گریڈ تھری فریڈرک گل عیسائی' اے ایم گریڈ ٹو جے کمار ہندو' اے ایم گریڈ ٹو حبیب اللہ قادیانی' اے ایم گریڈ ٹو محمد انور بٹ قادیانی' ایس ایم سی ڈی ایم گریڈ ٹو مجید احمد مبارک قادیانی' پی ایم ٹی ایف ڈی ایم گریڈ تھری عبدالروف گجر قادیانی اے ایم گریڈ ٹو پیر بھولال' اے ایم گریڈ ٹو اشوک کمار ہندو' اے ایم گریڈ ٹو فریڈرک ڈینئل عیسائی' ایم گریڈ ٹو سلیم جوزف عیسائی ہیں۔

ایس پی آر اینڈ پی سی میں سینئر منیجر گریڈ ۱۹ مس ڈیزی ایف پلو زوراسٹرین ہیں' منیجر گریڈ ۱۹ سروپ سنگھ سدھو ہندو ہیں' ایگزیکٹو سیکرٹری گریڈ ۱۹ مسز سوسن فرینڈس عیسائی ہیں' ایگزیکٹو سیکرٹری گریڈ ۱۸ مسز ملنڈا انتھونی کنفیڈنشل سیکرٹری مسز گلوریا فیرل عیسائی ہیں۔

این آر ایل میں منیجر گریڈ ۱۹ نذیر اللہ خان قادیانی ہیں' مینجمنٹ گریڈ ۱۸ مسز گلشن داڈیوالہ پارسی ہیں' ایگزیکٹو سیکرٹری گریڈ ۱۷ مس جین ریوبن عیسائی ہیں۔

این پی سی میں ایم ڈی سیکرٹری گریڈ ۱۹ مسز آر این دوباش پارسی ہیں' ڈپٹی منیجر گریڈ ۱۸ کیلا دو سراتھ ہندو ہیں۔ اسسٹنٹ منیجر مارکیٹنگ گریڈ ۱۷ اے ایم راج پال ہندو ہیں۔

پیٹرومین میں ایگزیکٹو سیکرٹری گریڈ ۱۸ مسز ایچ رفیع عیسائی ہیں' ایگزیکٹو گریڈ ۱۷ فیرل الیاس نادرو ہندو ہیں' ایگزیکٹو گریڈ ۱۷ اپرتاپ رائے ہندو ہیں۔

پی اے سی میں اسسٹنٹ منیجر گریڈ ۱۷ آئی پی ایگو عیسائی ہیں' ایس ای ایل اسسٹنٹ منیجر مارکیٹنگ گریڈ ۱۷ پروپ این گجرا ہندو اور اسسٹنٹ منیجر گریڈ ۱۷ اروشن لال ہندو ہیں۔

انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ

پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کنٹرولر نیوز روم گریڈ ۱۹ محمود احمد قادیانی ہیں' ڈپٹی کنٹرولر سیلز گریڈ ۱۸ سجاد مجوکا قادیانی ہیں' پروگرام منیجر گریڈ ۱۸ نسرین انجم بھٹی عیسائی ہیں' پروگرام منیجر گریڈ ۱۸ ارنسٹ ٹھاکر داس عیسائی ہیں' ریسرچ اسپیشلسٹ گریڈ ۱۸ ہملٹن بیمز عیسائی ہیں' سینئر براڈ کاسٹنگ گریڈ ۱۷ انجینئر اندریاس عیسائی ہیں' سینئر براڈ کاسٹنگ انجینئر گریڈ ۱۷ طاہر منصور قادیانی ہیں' سینئر براڈ کاسٹنگ انجینئر ۱۷ اعجاز الحق قادیانی ہیں' سینئر براڈ کاسٹنگ انجینئر گریڈ ۱۷ عطاء اللہ ڈار قادیانی ہیں۔ سینئر براڈ کاسٹنگ انجینئر گریڈ ۱۷ امانوایل شوکت قادیانی ہیں۔

پی ٹی وی

کنٹرول انٹرنیشنل ریلیشنز گریڈ ۲۰ اعجاز اے آصف قادیانی ہیں' کنٹرولر انجینئر گریڈ ۲۰ ناصر احمد ساجد قادیانی ہیں کنٹرولر لوکل ایریا زا سیشن گریڈ ۱۹ اے ایس پال عیسائی ہیں' انجینئر انچارج گریڈ ۱۸ ہربل داس اور میتول کے بھتیجا دونوں ہندو ہیں' پروڈیوسر گریڈ ۱۸ سموئل اشفاق عیسائی ہیں' انجینئرنگ انچارج گریڈ ۱۸ ایاز انتھیال عیسائی ہیں' سینئر ٹی وی انجینئر گریڈ ۱۷ مزمل داس ہندو ہیں' کیمرہ مین گریڈ ۱۷ سرفراز الیگزینڈر عیسائی ہیں' سینئر ٹی وی انجینئر گریڈ ۱۷ ایم بشیر الدین قادیانی ہیں' منوہرلال ہندو اور ہمایوں ناصر ملک قادیانی ہیں' پرائیوٹ سیکرٹری گریڈ ۱۷ ناصر ملک قادیانی ہیں۔

لیبر ڈویژن

ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن میں ڈائریکٹر گریڈ ۱۸ چوہدری محمد اکرم قادیانی ہیں' اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ ۱۷ فیڈرک مائیکل عیسائی ہیں' ایگزیکٹو آفیسر گریڈ ۱۷ مسز ایو فرینڈس عیسائی ہیں۔

افرادی قوت و سمندر پار پاکستانی ڈویژن

او پی ایف میں ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ ۱۷ مس روبینہ عیسائی ہیں۔

پیٹرولیم اینڈ نیچرل ریسورسز ڈویژن

ایس ایم ایل میں پیرا میڈیکل آفیسر گریڈ

۱۷ نصیر الدین عیسائی ہیں' اسسٹنٹ انجینئر گریڈ ۱۷ سی ایم پرکاش اور لکھ پرایا ہندو ہیں۔

پی ایم ڈی سی چیف جیولوجسٹ گریڈ ۲۰ پی سی ایچ کیلا ہندو ہیں' ڈپٹی چیف مائننگ انجینئر گریڈ ۱۹ جے آر داس عیسائی ہیں' سینئر لیڈی میڈیکل آفیسر گریڈ ۱۹ مسز راشیل مارک عیسائی ہیں۔

او جی ڈی سی ڈپٹی ایکٹنگ چیف میڈیکل آفیسر گریڈ ۱۹ ہات چاند مولانی ہندو ہیں۔ ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ آفیسر گریڈ ۱۹ اقبال مسیح نسیم عیسائی ہیں۔ ڈپٹی چیف ایڈمن آفیسر گریڈ ۱۹ انجیلا ڈی کوسٹا عیسائی ہیں۔ ڈپٹی چیف انجینئر گریڈ ۱۹ تارا چاند ہندو ہیں' سینئر ڈیٹا انجینئر گریڈ ۱۹ الورام پنجابی ہندو ہیں۔ جونیئر پروگرام گریڈ ۱۸ سلیم احمد قادیانی ہیں' ایڈمن آفیسر گریڈ ۱۷ اعتزاز الدین احمد قادیانی ہیں' پرائیویٹ سیکرٹری گریڈ ۱۷ جان مسیح عیسائی ہیں' جونیئر انجینئر گریڈ ۱۷ پشاور کے جیسمانی ہندو ہیں' جونیئر انجینئرنگ گریڈ ۱۷ شارون کمار ہندو ہیں' اسسٹنٹ ورکشاپ ٹیکنیشن انور حسین رانجھا عیسائی ہیں' پروکیورمنٹ آفیسر گریڈ ۱۷ اولسن اکرام عیسائی ہیں۔

سوئی ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ

سینئر جی ایم گریڈ IX مصطفیٰ احمد خان قادیانی ہیں' جی ایم گریڈ VII ناصر احمد قادیانی ہیں' جی ایم گریڈ VII ایس شاہد حمید قادیانی ہیں' اسسٹنٹ کمپیوٹر انجینئر گریڈ IV عبدالحئی قادیانی ہیں' اسسٹنٹ پائپ لائن انجینئر گریڈ تھری نذیر احمد اختر قادیانی ہیں' ڈپٹی اکاؤنٹینٹ گریڈ VI ونسنٹ پال عیسائی ہیں' سینئر پرسانل آفیسر گریڈ IV ایس اے چودھری عیسائی ہیں' اسسٹنٹ گریڈ IV ڈومینک ڈی سوزا عیسائی ہیں' اسسٹنٹ انجینئر IV ایف ایس پال عیسائی ہیں' اسسٹنٹ اکوسٹ گریڈ تھری امتیاز مسیح عیسائی ہیں' ٹرینی انجینئر ایوب ندیم سالک عیسائی ہیں۔

پاکستان اسٹیٹ آئل

منیجر میکینکل گریڈ ۲۱ حمید الدین ظفر قادیانی ہیں' ڈیپارٹمنٹ آفیسر گریڈ ۱۷ اعجاز احمد قادیانی ہیں' پرچیز ایگزیکٹو گریڈ ۱۹ میر محمود احمد قادیانی ہیں' ٹرمینل آفیسر گریڈ ۱۷ محمد عمران نعیم قادیانی ہیں' ایکٹنگ منیجمنٹ الیکٹر انسٹرکٹر گریڈ ۲۰ قمر احمد قادیانی ہیں' ڈویژنل منیجر گریڈ ۲۰ طاہر محمود احمد قادیانی ہیں' ڈسٹری بیوشن گریڈ ۱۸ طارق رؤف خان قادیانی ہیں' پلانٹ آفیسر گریڈ ۱۷ جان جارج عیسائی ہیں' کمپیوٹر انسٹرکٹر گریڈ ۱۷ انیل کمار نوتانی ہندو ہیں' کنفیڈنشل سیکرٹری گریڈ ۲۰ پی ایف پلو پارسی ہیں' کنفیڈنشل سیکرٹری گریڈ ۲۰ پیروجا آتش بند پارسی ہیں' اکاؤنٹس آفیسر گریڈ ۱۸ اے آئی مسیح آر کیتھولک ہیں' کنفیڈنشل سیکریٹریز کار لوٹ ڈی سوزا' کلوویٹ سنتاریا' کریسیڈا گونسالوز' اوھنیاپال' الزبتھ کانشن' فرینسکا آرتونما' جیسفر الوارز' جیسفر لوکاس' لینڈرا پریرا' لوریٹاڈی میلو' میری سی جونز' مرینز ڈیکوروز' یہ سب گریڈ ۱۷ اور ۱۸ میں آر کیتھولک ہیں۔ ایڈمن افسر گریڈ ۱۷ مس گرنی ڈی سلوا آر کیتھولک ہیں۔ کنفیڈنشل سیکرٹری گریڈ ۱۸ پربچو کل این فرینڈس آر کیتھولک ہیں۔ اس کے علاوہ فلومینا ڈی سمیا' روبینا ڈی سوزا' سنتانا لودھی' شیرن پال سب آر کیتھولک عیسائی ہیں۔ نیلا مائیکل گریڈ ۱۸ کی رومن کیتھولک گریڈ ۱۹ میں ٹرینیٹائی وازرومن کیتھولک' گریڈ ۲۲ کے نورما علی سینئر منیجر رومن کیتھولک ہیں۔

ایچ ڈی آئی پی میں گریڈ ۱۷ میں جیالوجسٹ نصیر احمد شفیق قادیانی ہیں۔

وزارت منصوبہ بندی و ترقیات

پی آئی ڈی ای میں گریڈ ۱۷ میں اسٹاف اکانومسٹ ڈاکٹر مصلح الدین قادیانی ہیں اور اسی گریڈ اور عہدے پر ایم جاوید خان طارق بھی قادیانی ہیں۔

این سی سی (پی) آئل میں گریڈ ۱۷ کے منیجر اکاؤنٹس فلکس آر جوز عیسائی ہیں۔

ایل ایل سی میں گریڈ ۱۸ میں منیجر مارکیٹنگ لیفٹیننٹ کرنل (ر) پرویز احمد قادیانی ہیں اور گریڈ ۱۷ میں سویلین ٹیکنیکل آفیسر کرتار لال ہندو ہیں جبکہ گریڈ ۱۸ کے کیپٹن (ر) محمد لطیف قادیانی ہیں۔

وزارت سائنس و ٹیکنالوجی

پی سی ایس آئی آر میں گریڈ ۱۹ کے ڈاکٹر منصور احمد قادیانی' گریڈ ۱۸ کے افسروں میں منصور آفتاب احمد قادیانی' ڈاکٹر ایم اے خواجہ قادیانی' خلیل احمد ناصر قادیانی' تیمور وہاب احمد قادیانی' افتخار احمد قادیانی' لوسی ڈی سوزا عیسائی' گریڈ ۱۷ کے آنند رام گیان ہندو اور گریڈ ۱۷ کے ہی بال کرشن آہوجا ہندو ہیں۔ ٹیکنیکل آفیسر عبدالکریم جاوید قادیانی' جونیئر انجینئر فہیم احمد ملک قادیانی ہیں' ایڈمن آفیسر فرید کے بھٹی قادیانی ہیں۔

این آئی ایس ٹی میں ایس آر او خالد این احمد قادیانی ہیں اور ڈاکٹر نذیر احمد آر او قادیانی ہیں۔

پی سی ایس آئی میں اینتھونی ناصر اسسٹنٹ چیف عیسائی ہیں۔

پی ایم آر ایس میں آر او کینائل لال ہندو ہیں۔

کھیل و سیاحت ڈویژن

پاکستان اسپورٹس بورڈ میں گریڈ ۱۸ کے ایگزیکٹو انجینئر طلعت محمود عیسائی ہیں۔

پی ٹی ڈی سی میں گریڈ ۱۸ کی ڈپٹی منیجر مسز پرومیلا آئزک Issacs عیسائی ہیں۔

وزارت پانی و بجلی

آئی آر ایس اے میں گریڈ ۱۸ کے ڈپٹی

باقی صفحہ ۱۵ پر

پروفیسر حافظ عبدالرزاق

موجودہ دہشت گردی اور اسلام

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عمل اور مکافات عمل کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یا یوں کہئے کہ عمل اور مکافات عمل لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں کوئی عمل ہوگا اسکا اثر یا نتیجہ کسی نہ کسی صورت میں لازماً ظاہر ہو کر رہے گا۔ عمل کی دو صورتیں ہیں ایک انفرادی اور دوسری اجتماعی۔ انفرادی عمل کا دائرہ اثر محدود ہوتا ہے اور اجتماعی عمل کے اثرات دور دور تک پھیلتے ہیں اور یہ دوری بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ہے وسعت مکانی اور دوسری وسعت زمانی یعنی ایک تو اجتماعی عمل کے اثرات سے بہت سے افراد اور بہت سے خطے متاثر ہوتے ہیں دوسرا کئی زمانوں تک پھیل جاتے ہیں۔

دہشت گردی انفرادی عمل سے شروع ہو کر اب اجتماعی بلکہ قومی صورت اختیار کر گئی ہے جس کی مختلف صورتیں ہیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ظاہری اور بدنام صورت تو یہی قتل و غارت اور لوٹ مار ہے۔ لیکن جہاں تک قومی دہشت گردی کا تعلق ہے پوری قوم دہشت گرد بن چکی ہے۔ ایک طبقہ کا پیشہ سیاسی دہشت گردی ہے تو دوسرے کا شغل معاشی دہشت گردی ہے۔ ایک طبقہ کا کام اخلاقی دہشت گردی ہے تو ایک گروہ دینی دہشت گردی میں مگن ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ اسلام نے ایک کلیہ بیان کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے! ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون۔

یعنی اللہ کی زمین پر جب فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اس کی بنیادی وجہ لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی یعنی اعمال ہوتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عمل سے فساد اور بگاڑ کیسے ہوتا ہے امن و سکون کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ تو اس کی وجہ قرآن نے بتائی ہے کہ جب اللہ کریم نے پہلے انسان کو کرہ ارض پر رہنے بسنے کے لئے بھیجا تو اسے ہدایات اور تسلی دیتے ہوئے ایک اصول بتایا تھا کہ دیکھ تجھے اور تیری اولاد کو اس نئی جگہ پر رہ کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ ہم سکھائیں گے اور یہ سن لے کہ زمین پر امن و سکون اسی صورت میں ہوگا جب تم لوگ ہمارے بتائے ہوئے نظام کے مطابق زندگی بسر کرو گے۔ ورنہ فساد بگاڑ پیدا ہوتا رہے گا۔

ارشاد فرمایا۔ فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی جس نے میری ہدایت کا اتباع کیا۔ اس کے لئے نہ خوف ہے نہ غم۔ خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے اور غم کا تعلق ماضی سے ہوتا ہے کہ ہائے ایسا کیوں ہو گیا۔ اور حال تو چند لمحے ہی ہوتے ہیں لہٰذا جب ماضی اور مستقبل دونوں کے متعلق اطمینان ہو گیا تو زندگی میں پریشانی اور بگاڑ کا سوال ہی باقی نہ رہا۔

اس اصول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد آدم بالعموم اور وہ قوم بالخصوص جو اپنے آپ کو حامل قرآن سمجھتی ہے اس نے قرآن اور قرآن کے نازل کرنے والے سے بے وفائی ہی نہیں غداری اور بغاوت کا رویہ اپنا رکھا ہے۔ پھر فساد کیوں نہ ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ اس بے وفائی، غداری یا بغاوت کی وجہ کیا ہے اور اس کی صورت کیا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن سے علمی اور عملی طور پر رشتہ توڑ لیا ہے اور اس ڈھٹائی سے توڑا ہے کہ ہمارے دل اور ضمیر میں احساس زیاں تک باقی نہیں رہا۔ سوال یہ ہے کہ جب قرآن پڑھا نہیں سمجھا نہیں تو اس پر عمل کیونکر ہو۔ ہاں ایک صورت ہے کہ پڑھنے کی فرصت نہیں تو سن کر ہی پلے باندھ لیں۔ مگر سنیں کس سے؟ اول تو سنانے والوں کو ہم نے (انگریزی غلامی کے یادگار قانون کے مطابق) اپنے کاغذات مال میں "کمین" لکھا ہوا ہے اور ہم ٹھہرے شریف اور معزز۔ تو کمین کی بات کوئی شریف آدمی درخور اعتنا کیسے سمجھے۔ لہٰذا ان سے سننا اور نہ سننا برابر ٹھہرا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جہاں تک ہمارا اختیار چلتا ہے ہماری انتہائی کوشش یہ ہے کہ سننے سنانے کا سلسلہ ہی ٹھپ ہو جائے تاکہ کوئی سنانے والا ہی نہ رہے۔ دینی مدارس بند کئے جائیں۔ اہل حق کو کچلا جائے اور کفر کے ساتھ سر ملا کر اعلان کیا جائے کہ ہم بنیاد پرست مسلمان نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسلام کی بنیاد قرآن ہے لہٰذا یہ اعلان دراصل اس حقیقت کا اعلان ہے کہ ہم قرآن سے دستبردار ہوتے ہیں۔ سوچئے! اس سے بڑی بغاوت اور غداری کیا ہو سکتی ہے۔

قرآن سے ہمارا یہ سلوک انفرادی سطح پر نہیں بلکہ من حیث القوم ہے۔ ہم نے قرآن سے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے اور ترجمان حقیقت علامہ

اقبال نے ایک فطری اصول کی نشاندہی کی ہے کہ!

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

اپنے خالق اللہ کریم' اپنے محسن' رسول کریم اور اپنے رہنما قرآن کریم سے یہ اجتماعی بغاوت اور غداری کرکے ہم نے عذاب الٰہی کو دعوت دی اور آج وہ عذاب ہم پر مسلط ہے اور اس سے نجات کی کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔

اس بغاوت کی مختلف صورتیں ہیں جو ہم نے اپنا رکھیں ہیں اور جو ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ جیسے

سیاسی دہشت گردی

(الف) سیاسی دہشت گردی جو قرآن اور اللہ کریم سے سیاسی بغاوت کی ایک صورت ہے۔ ہمارا سیاسی نظام جمہوریت ہے اور جمہوریت کی بنیاد ہے عوام کی حاکمیت اور قرآن کہتا ہے کہ ان الحکم الا للہ۔ جس کا ترجمہ اقبال نے کیا ہے۔

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری

لہٰذا جمہوریت صریح کفر اور علی الاعلان قرآن کے خلاف جنگ ہے۔ پھر اس جمہوریت میں اول تا آخر دہشت گردی ہی دہشت گردی ہے۔ جیسے

ہمارے صدر نے اعلان کیا کہ فاسق' بددیانت اور غیر متقی انتخاب نہیں لڑ سکیں گے۔ (جنگ لاہور ے اکتوبر ۸۸ء)

یعنی اس اعلان کے بعد جو لوگ میدان میں آئے ان میں کوئی غیر متقی نہیں تھا اور جو لوگ کامیاب ہوئے وہ بہترین متقی تھے

قرآن متقی کی تعریف بتاتا ہے الذین یومنون بالغیب' ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنا ھم ینفقون۔

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔

کیا اس انتخاب میں جو قومی ہیرے منتخب ہوئے وہ سارے ان اوصاف کے مالک تھے؟ یقیناً" ہوں گے جبھی تو صدر کو مسئلہ درپیش آ گیا کہ امام المتقین کسے بنایا جائے چنانچہ صدر کے ناچیز دماغ نے راہ نکالی کہ سب متقی دیسی ہیں ایک ولایتی متقی ہے اور وہ خالص Made in England. لہٰذا اس کو امام المتقین بنا دیا۔

کیا یہ سیاسی دہشت گردی نہیں۔ ہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کسی ایرانی ادیب نے کسی ہندی ادیب سے پوچھا متقی کسے کہتے ہیں؟ اس نے کہا "ایک جوان مرد یک جوان عورت شب یکجا خسپند صبح پاکیزہ برخیزند ایں را متقی می گویند۔" ایرانی ادیب کہنے لگا "آں را فہمیدم در زبان ما آں را مخنث می گویند۔" یعنی میں سمجھ گیا ہماری زبان میں اسے مخنث یعنی ہیجڑا کہتے ہیں۔

(ب) دو سال بعد صدر صاحب نے ایک اور اعلان کیا۔

ہر وہ شخص نااہل ہوگا جو اسلام کے مقررہ فرائض کا پابند نہ ہو۔ کبیرہ گناہوں سے نہ بچتا ہو' اخلاقی پستی میں ملوث ہو۔ ناپاک' بددیانت' فاسق' سزا یافتہ اور نظریہ پاکستان کا مخالف ہو۔ اسلامی اقدار سے انحراف کرتا ہو' اسلامی تعلیمات کا علم نہ رکھتا ہو۔ (جنگ ۲۴' اگست ۹۵ء)

لیجئے ذرا سروے کرکے پوری قیادت میں دیکھ لیجئے۔ مرکزی ہو یا صوبائی ایک ممبر کا نام لیجئے جو ان چھ اوصاف کا مالک ہو۔ یا یہ کہ یہ سب اور جو رہ گئے وہ بھی پڑتال کی چھلنی میں چھانے گئے اور اہل قرار دیئے گئے۔ اللہ و رسول کے ساتھ اس سے بڑا دھوکہ کوئی ہو سکتا ہے؟ تو اسے سیاسی دہشت گردی نہیں تو اور کیا کہیں گے۔

(ج) حلقہ انتخاب کے اعداد و شمار پر نگاہ کیجئے رجسٹرڈ ووٹ=۵ کروڑ ۲۲ ووٹ ڈالے گئے۔ ووٹ= ۱کروڑ لاکھ ۳۶ ہزار

یعنی ۶۲ فیصد ووٹروں نے ووٹ نہیں ڈالے۔

حالانکہ انہوں نے ووٹ ڈالے ہیں۔ وہ کیسے؟ وہ یوں کہ ۶۲ فیصد ووٹروں نے رائے دی کہ جو امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ اسے کاروبار حکومت سونپا جائے۔

اب بتایئے جمہوریت کی وہ کون سی قسم ہے جس میں ۳۸ فیصد ووٹوں سے حکومت بن رہی ہے۔

پھر یہ بتایا گیا کہ ان ۳۸ فیصد میں سے مسلم لیگ کے ۴۰ فیصد اور پی پی کے ۳۸ فیصد۔ یعنی پی پی نے کل ووٹروں کے ۱۴ء۴ فیصد ووٹ لئے۔ یعنی ملک کے ۱۴ء۴ فیصد رائے دہندگان نے جن کے حق میں رائے دی وہ حکومت بنا کے قوم کی نیا کو منجدھاروں سے پار لگانے آ گئے۔

اس سے بھی بڑی سیاسی دہشت گردی کا کوئی تصور کیا جا سکتا ہے۔

(د) اس جمہوریت کا نام اسلامی جمہوریہ رکھ کر اسلام کے ذمے ایک اور تہمت لگائی گئی۔ اول تو اسلامی جمہوریت کی ترکیب ہی بالکل ایسی ہے جیسے کہا جائے "اسلامی کفر" یا اسلامی ناچ گھر یا اسلامی شراب خانہ پھر کوئی سیاسی نظام اسلامی تب بنتا ہے جب اس کا آئین اور قانون صرف اور صرف قرآن و سنت ہو حالانکہ قرآن و سنت کو Supprerume Law میں بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ حالانکہ اسلامی ہونے کے لئے سپریم لاء کی ضرورت نہیں لاء کافی ہے۔ اس سیاسی دہشت گردی کی مثال کہیں ملتی ہے۔ ممکن ہے کہہ دیا جائے کہ یہ تو اسلامی دہشت گردی ہے۔

معروف معنوں میں دہشت گردی

اس سے مراد وہ دہشت گردی ہے جو کراچی میں شروع کی گئی اور اب ملک میں ہر جگہ اس کی برکات پہنچ رہی ہیں۔ اس دہشت گردی میں سرفہرست بے گناہوں کا قتل' پکڑ دھکڑ' لوٹ مار شامل ہے یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کے حوصلے ہیں زیادہ۔

مگر یہ دہشت گردی کی کوئی مستقل قسم نہیں ہے بلکہ جمہوریت کا ضمیر اور تتمہ ہے۔ اس کاروبار کا

جائزہ لینے کے لئے ذرا کامن سینس سے کام لیں۔

۱۔ یہ ڈاکو اور قاتل ووٹر ہیں۔

۲۔ جس کے ووٹر ہیں اس کو علم ہے۔ کوئی امیدوار یہ نہیں چاہتا کہ اس کے ووٹروں کی تعداد میں کمی ہو جائے یا اس میں کسی ایسے ووٹر پر کوئی آنچ آئے جس کے قبضے میں سینکڑوں ووٹر ہیں۔

یہ ڈاکو اور قاتل اسی ملک میں رہتے ہیں اور سطح زمین کے اوپر رہتے ہیں۔ گرفتار کیوں نہیں ہوتے' سنئے۔

الف ـــــ ڈاکوؤں کی سرپرستی اور بھتہ وصول کرنے کے الزامات میں بعض صوبائی وزراء کے خلاف بھی تحقیقات شروع کر دی گئی۔ ایک وزیر مجرم تھے۔ کابینہ کے اجلاس میں کئے گئے فیصلے ڈاکوؤں تک پہنچاتے تھے۔ (نوائے وقت ۲۶ جون ۹۲ء)

ب ـــــ بائے جی شریف مدرسہ کے ایک استاد نے ٹیلی فون پر بتایا کہ ڈاکوؤں کا تعلق اس علاقے کی ایک خاص قوم سے ہے جس کا ایم پی اے کراچی بیٹھا ہوا ہے وہ اگر چاہے تو مغویان جلد بازیاب ہو سکتے ہیں۔ (نوائے وقت ۹ جولائی ۹۲ء)

ج ـــــ "بلا ڈکیت گروپ" کے سرغنہ سمیت ۵ ملزموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایس پی کو بااثر افراد کے فون آئے کہ انہیں چھوڑ دو ورنہ اچھا نہ ہو گا۔ (نوائے وقت ۵ جون ۹۱ء)

اب ذرا ان اطلاعات پر غور کر کے نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کی جائے کہ جمہوریت کے علاوہ کوئی اور دہشت گرد اس ملک میں موجود ہے۔

اب ذرا ان قیمتی "ہیروں" کی قدر و قیمت کا اندازہ کیجئے جن کو عوام چن کر اسمبلیوں میں بھیجتے ہیں جہاں سب ہیرے جمع ہوتے ہیں۔

(الف) ارکان اسمبلی اس قابل نہیں کہ وہ معزز ایوان میں بیٹھیں یہ لوگ تو ہمارے معاشرے کا مافیا ہیں (جسٹس جاوید اقبال ۹۲-۶-۱۸)

(ج) قومی اسمبلی میں گالیاں' دھمکیاں' حملے' ارکان بے قابو ہو گئے۔

یہ حرام زادہ ہے نصرت بھٹو نے اسد الرحمان کی طرف اشارہ کر کے کہا اور منہ پر ہاتھ مار مار بولتی رہیں۔ (نوائے وقت)

(د) سابق وزیر ریلوے میاں عطاء اللہ دھوکہ دہی کے الزام میں گرفتار' کار پر جعلی نمبر لگا رکھا تھا متعدد اعلیٰ افسران سے رقوم لے کر واپس نہیں کیں۔ (نوائے وقت)

کوئی ایماندار اور ذہین الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ (آصف احمد علی وزیر مملکت) (نوائے وقت)

دیکھئے وزیر صاحب نے کس خوبی سے اپنا تعارف کرایا ہے۔

یہ دہشت گردی جو قتل و غارت کی صورت میں نظر آ رہی ہے اور کراچی شہر جس کا مرکز ہو۔ اس کا سبب بی ایچ کیو جمہوریت ہے جمہوری ادارے اصل مرکز ہیں پلاننگ وہاں ہوتی ہے۔ تحفظ وہاں سے ملتا ہے سپلائی کا نظام سب جمہوریت کے ہاتھ میں ہے میدان میں سیاسی لوگ ہی کام کرتے نظر آتے ہیں۔

معاشی دہشت گردی

ملک کی نہیں اسلامی جمہوریت کے معاشی نظام کی بنیاد سود پر ہے اور سارے نظام کا تانا بانا سودی کاروبار کے مرہون منت ہے۔ سودی نظام کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں دولت کا بہاؤ نادار سے مالدار کی طرف ہوتا ہے۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ناداروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور مالداروں کی تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ دولت کا پھیلاؤ کم ہوتا جاتا ہے اور دولت سمٹتی جاتی ہے۔ تیسرا اثر یہ ہوتا کہ معاشرہ طبقاتی تقسیم کا شکار ہو جاتا ہے اور معاشرہ میں طبقاتی منافرت' کشمکش اور جنگ جاری رہتی ہے۔

قرآن نے اس نظام کے متعلق واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ اب تک جو معاشی دہشت گردی تم کرتے چلے آئے ہو آئندہ وہ نہیں چلے گی اور اگر تم سودی نظام سے باز نہ آئے تو اللہ و رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ ارشاد ہے فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ۔

اس کے برعکس قرآن جو معاشی نظام دیتا ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں دولت کا بہاؤ مالدار سے نادار کی طرف ہوتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دولت سمٹتی نہیں اس میں پھیلاؤ ہوتا ہے دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ نہ نادار بڑھتے ہیں نہ مالدار گھٹتے ہیں بلکہ ان میں توازن رہتا ہے۔ تیسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس میں طبقاتی تقسیم کا امکان ہی نہیں ہوتا اس لئے طبقاتی منافرت کی جگہ باہمی اخوت' ہمدردی' ایثار اور تعاون کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اور یہ کوئی کتابی بات نہیں بلکہ ایک عملی اور تاریخی حقیقت ہے کہ جب اسلام کا معاشی نظام رائج تھا مملکت میں غریب اور نادار کا وجود بھی نہیں پایا جاتا تھا۔ زکوۃ دینے والے ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

اس تقابل کے باوجود آج اس اسلامی جمہوریت میں ڈنکے کی چوٹ پر اور سینہ تان کے اللہ و رسول کے خلاف جنگ جاری ہے اور اس معاشی دہشت گردی سے اس ملک میں بسنے والا ہر وہ انسان جو حکومت میں حصہ دار نہیں' بلبلا اٹھا ہے۔ مگر اسلامی حکومت بڑی مستقل مزاج ہے کہ اس دہشت گردی سے باز آنے کے لئے قطعاً" آمادہ نہیں۔

اسلام جو معاشی نظام دیتا ہے اس میں اس امر پر زور ہے کہ دولت کے دونوں پہلوؤں پر نگاہ رکھی جائے اس لئے قرآن کریم کسی غلط راستے سے دولت کو آنے نہیں دیتا۔ پھر جب دولت صحیح طریقے سے آجائے تو اسے کسی غلط جگہ پر جانے بھی نہیں دیتا۔ اس لئے اسلام نے دولت کے دونوں راستوں پر جا بجا حرام اور حلال کے کتبے لگا رکھے ہیں۔ اس وجہ سے اس دولت سے جو انسان پلتے ہیں۔ معیاری انسان اور صحیح معنوں میں انسان ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس جو نظام ہماری اسلامی جمہوریت

میں رائج ہے اس میں حرام اور حلال کا جھنجھٹ ہی سرے سے موجود نہیں۔ اس میں ماٹو یہ ہے کہ دولت سمیٹو خواہ کسی راستے سے اور کسی طریقے سے ہو۔ اور جب دولت آجائے تو عیاشی کرو جیسا تمہارا جی چاہے۔ چنانچہ غبن' رشوت' کمیشن' اسمگلنگ' جو کرسکتے ہو کرو۔ چنانچہ کچھ عرصہ پہلے جس دفتر میں سائل بن کر جاتے پوچھا جاتا تم مفتی گروپ میں ہو یا ہزاروی گروپ میں؟ اب پوچھا جاتا ہے تم ہزاروی گروپ میں ہو یا لکھوی گروپ؟ میں اور لوگ Ten Persect سے ترقی کر کے Ten Percant سے بھی آگے نکل گئے اور اسلامی جمہوریت میں دو سال کے عرصے میں بیسیوں شراب خانے کھل گئے ہیں۔ بلکہ ہر قسم کے حرام کاروبار میں دن دو گنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔

اور فخر کا مقام ہے کہ یہ ملک حرام خوری اور حرام کاری میں دنیا بھر میں ٹاپ پوزیشن پر ہے اور پھر بھی مقام شکر ہے کہ اسلامی جمہوریہ ہے۔

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

علمی دہشت گردی

علم کیا ہے؟ علم کی حقیقت کیا ہے؟ علم نام ہے اس حقیقت سے آشنا ہونے کا کہ انسان کا مقصد تخلیق کیا ہے؟ کائنات میں اس کا مقام کیا ہے؟ خالق کائنات سے اس کا تعلق کیا ہے؟ پھر علم نام ہے یہ جان لینے کا کہ انسان کا مقصد تخلیق پورا کرنے کے تقاضے کیا ہیں آداب کیا ہیں' وسائل و ذرائع کیا ہیں' کائنات میں انسان کا جو مقام ہے اس کے تقاضے کیا ہیں اور خالق کائنات سے انسان کا جو رشتہ ہے اس رشتہ کو مستحکم کرنے کی صورت کیا ہے؟

اس کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ علم نہیں معلومات ہیں۔ سعدیؒ نے ایک مصرعہ میں ایک کتاب سمو کے رکھ دی ہے

"علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است"

لیجئے ہم نے جسے معلومات کہا تھا سعدیؒ اسے اتنا کچھ ماننے کے لئے تیار نہیں وہ اسے جہالت کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں جو تعلیمی نظام رائج ہے وہ لارڈ میکالے کا وہ کافرانہ نظام تعلیم ہے جو انگریزی حکومت کے لئے کلرک تیار کرنے کی غرض سے بنایا گیا تھا یہ نظام صرف کافرانہ نہیں بلکہ غلامانہ بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان اور خالص انسان سے باغیانہ بھی ہے۔ اس نظام کے متعلق ترجمان حقیقت نے نہایت دھیمے لہجے میں جو کہا تھا وہ اہل دل کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔ فرمایا

شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

وہ علم جو اس کافرانہ نظام تعلیم میں دیا جاتا ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

من آں علم و فراست باپر کا ہے نہ می گیرم
کہ از تیغ و سپر بیگانہ سازد مرد غازی را

اس دہشت گردی میں ایک دانشورانہ فنکاری سے کام لیتے ہوئے یہ کہا گیا کہ اسلامی جمہوریہ کے نظام تعلیم میں اسلامیات کا مضمون شامل کردیا کہ لو دیکھو اب یہ اسلامی نظام تعلیم بن گیا ہے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ اس کی حیثیت بالکل وہی ہے جیسے آٹا پینے والی مشین میں ایک پرزہ ہوائی جہاز کا لگادو۔ نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ وہ مشین نہ اڑ سکے گی نہ آٹا پیسے گی ایک عارف نے کیا خوب کہا ہے۔

نئی تہذیب میں بھی مذہبی تعلیم شامل ہے
مگر یونہی کہ جیسے آب زمزم مے میں داخل ہے

نتیجہ یہ ہے کہ پڑھے لکھے جاہلوں اور اللہ و رسول کے باغیوں کی کھیپ ہر سال مارکیٹ میں آرہی ہے۔ مگر ان کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے یہی کہ مجرموں اور فساق و فجار کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ ایسے لوگ پیدا ہورہے ہیں جو نہ کسی مضبوط سیرت کے مالک ہیں نہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ جمہوریت کی زبان میں یوں کہئے کہ بس لوٹنے ہی لوٹنے ہیں اور بے پیندے کے لوٹے ہیں۔ انسان ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ ○

بقیہ: قادیانی مقدمہ

بہر حال ہمارے مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ مشورہ کہ:

" تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا کہ حضرت عیسٰی کو زندہ آسمان پر بٹھایا مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰی کو وفات شدہ مان لو"۔

(ملفوظات ص ۴۰۰ ج ۱۰)

کسی مسلمان کے لئے لائق التفات نہیں ہو سکتا' کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اسلام کے متواتر و مسلسل عقیدہ کو بدل ڈالنے کی جرات کرے۔ اور جو شخص ایسی جرات کرے وہ مسلمان نہیں' بلکہ اسلام کا دشمن ہے۔

بقیہ: اقلیتیں

ڈائریکٹر ایڈمن جی اے ہاشمی قادیانی ہیں۔ نیپاک میں گریڈ ۲۰ کے خلافت احمد قادیانی ہیں' گریڈ ۲۰ کے محمود مجیب اصغر اور میاں نور محمود دونوں قادیانی ہیں' گریڈ ۱۹ کے جہانگیر ستفا' این ایس پائیل اور زوبن ڈی کو پر تینوں پارسی ہیں' گریڈ ۱۹ کے ابراہیم نصر اللہ درانی اور محمد منیر دونوں قادیانی ہیں' گریڈ ۱۸ کے نسیم اشتیاق بھائی ہیں۔ گریڈ ۱۸ کے راجیش کمار ہندو' منیر الدین قادیانی اور مظفر احمد قادیانی ہیں' گریڈ ۱۷ کے نعمان روسی جارج عیسائی' دریا رام ہندو' کشور کمار ہندو' مہیش کمار چودھری ہندو' نرنجان کمار ہندو' پرکاش ہندو اور بشارت احمد قادیانی شامل ہیں۔

بشکریہ: روزنامہ خبریں لاہور

امت پر مصائب اور پریشانیوں کی ایک وجہ

رقص و موسیقی

حافظ عبدالستار واحدی

گانا بجانا' ناچنا' رقص و سرود اور موسیقی وغیرہ اسلام میں سب ناجائز اور حرام ہیں قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس کے بارے میں ہدایت و رہنمائی ملتی ہے۔

سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"بعض لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے خریدار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہیں تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اس راہ کی ہنسی اڑائیں' ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

(لقمان ۶)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ "لھوالحدیث" کی تعریف فرماتے ہیں کہ گانا اور اسی قسم کی چیزیں لہو الحدیث ہیں۔

روح المعانی میں بیہقی' ابوعثمان اللیثی کی روایت ہے۔

"غنا حیا کو کم کرتا ہے شہوت میں اضافہ کرتا ہے۔ مروت اور اخلاق کو تباہ کرتا ہے۔"

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"ان میں سے جس پر تو قابو پائے اسے اپنی آواز کے ذریعہ راہ راست سے ہٹادے۔"

(بنی اسرائیل ۶۴)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں بصوتک سے مراد ہر وہ چیز ہے جو گناہ اور نافرمانی کی طرف بلائے۔

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں "اور یہ بات معلوم ہے کہ گناہ کی طرف بلانے والی چیزوں میں سب سے بڑھ کر گانا ہے اور اسی وجہ سے شیطان کی آواز کی تفسیر گانے سے کی گئی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا راہ راست سے ہٹانے کے لئے شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکا کر غلط راستے پر ڈالتا ہے۔

سورۃ نجم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیوں کرتے ہیں۔

(نجم ۵۹۔۶۰۔۶۱)

آیت مذکورہ کی تشریح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اس سے بیزاری ظاہر کرنے کے لئے گانا شروع کر دیتے۔

غنا' رقص' ناچ گانے کے سلسلہ میں نبی پاک ﷺ کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

حضرت ابومالک اشعریؓ نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے اور ان کے سروں پر ناچ گانے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسادے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات کسی شخص کے گانے کی آواز سنی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا اس کی نماز مقبول نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا باجا سننا معصیت ہے اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔

(ردالمختار)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں بانسریاں (آلات موسیقی) توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گانے باجے سننے سے بچو اس لئے کہ دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے کہ جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گانا سنتا ہے اسے جنت میں روحانیوں کی آواز سننے کی اجازت نہ ہوگی۔ کنز العمال میں یہ اضافہ ہے کہ آپ سے پوچھا گیا وہ روحانیوں سے کون لوگ مراد ہیں آپ نے فرمایا وہ جنت کے قراء ہیں۔

ہم مسلمانوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے جس چیز کو اللہ پاک نے حرام کیا اللہ کے رسول نے حرام کیا آج اس کے کس قدر دلدادہ ہیں آج کوئی گھر ایسا نہیں جس سے ناچ گانے کی آوازیں نہ آتی ہوں۔ کوئی ہوٹل ریستوران اس سے خالی نہیں۔ حتیٰ کہ پبلک ٹرانسپورٹ کی کوئی گاڑی ایسی نہیں جس میں گانے نہ بجتے ہوں۔ خوشی کی تقریب ہو یا صرف وقت گزاری کے لئے کچھ دیر بیٹھنا ہو۔ آج موسیقی سے دل لبھایا نظر آتا ہے یہاں تک کہ یہ لعنت تعلیمی اداروں میں بھی موجود ہے حالانکہ یہ ادارے نونہالان قوم کی تربیت کے ذمے دار ہیں ٹی وی ریڈیو کا پوچھنا ہی کیا ان کا وجود ہی موسیقی کی اشاعت و ترویج کے لئے ہے۔ کاش ہم اس بات کو سمجھیں کہ اس میں ہمارا نقصان کتنا ہے۔ آج بحیثیت امت ہم جن مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کی ایک بڑی وجہ اس قسم کی بداعمالیاں ہیں جن سے بچنا تو درکنار بچنے کے لئے سوچنے کو تیار نہیں۔ بلکہ اب تو اس امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوگئے ہیں جو موسیقی کو روح کی غذا کہنے لگے ہیں (توبہ نعوذ باللہ) حالانکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت میں یہ برائیاں پیدا ہو جائیں گی تو ان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔

○ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنالیا جائے گا۔

○ امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے گا۔

○ آدمی دوستوں سے تو بھلائی کرے گا لیکن باپ پر ظلم و ستم کرنے لگے گا۔

○ مساجد میں شور و غل برپا کیا جانے لگے گا۔

○ نااہل رہنمائی کا منصب ہتھیالیں گے۔

○ آدمی کی عزت اس کی شرارت کی وجہ سے کی جائے گی۔

○ نشہ آور چیزوں کا استعمال ہو جائے گا۔

○ بزرگوں پر لعن طعن اور زبان درازی کی جانے لگے گی۔

○ جب یہ سب کچھ ہونے لگے گا تو لوگوں کو چاہئے کہ ہر وقت قہر الٰہی کے منتظر رہیں خواہ وہ سرخ آندھی یا زلزلہ کی صورت میں آئے یا صورتیں مسخ ہو جانے کی صورت میں۔

••

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ، این آر ایونیو نزد جبری پوسٹ آفس بلاک سی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ

اہلِ عقل و انصاف کی عدالت میں

فصل دوم

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت احادیث نبوی سے!

مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے آثار مرویہ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ثابت ہے‘ اس لئے اپنے نبی کے آثار مرویہ کی پیروی کرتے ہوئے وہ بھی ایک زمانے میں یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ معزز عدالت‘ مدعا علیہ کا مندرجہ ذیل بیان بغور ملاحظہ فرمائے:

”میں نے براہین میں جو کچھ مسیح ابن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جس کی طرف آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں‘ سو اسی ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے میں نے لکھ دیا تھا کہ میں صرف مثیل موعود ہوں اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے‘ لیکن جب مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی طور پر خلافت ہوگی‘ یہ بیان جو براہین میں درج ہوچکا ہے صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے‘ جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۸۳ طبع پنجم (روحانی خزائن ص ۱۹۶ ج ۳)

مدعا علیہ کے مندرجہ بالا اقتباس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

اول: مسلمانوں کا مشہور عقیدہ یہی چلا آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ بنفس نفیس تشریف لائیں گے۔

دوم مدعا علیہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے براہین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے اور ظاہری و جسمانی خلافت پر فائز ہونے کا عقیدہ درج کیا ہے۔

سوم: جب تک مدعا علیہ پر بذریعہ الہام براہ راست الہامی انکشاف نہیں ہوا تھا تب تک اس کا عقیدہ بھی اپنے نبی کے آثار مرویہ کی ”سرسری پیروی“ میں یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی بنفس نفیس تشریف لاکر خلافت پر فائز ہوں گے۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ مدعا علیہ جس شخصیت کو اس وقت اپنا نبی کہتا تھا‘ یعنی آنحضرت ﷺ‘ ان کے آثار مرویہ اور احادیث طیبہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کا مسئلہ ذکر فرمایا گیا ہے‘ جس کی پیروی ہر اس شخص پر لازم ہے جو اپنے کو نبی کا امتی مانتا ہو۔ چنانچہ مدعا علیہ بھی جب تک آنحضرت ﷺ کو واجب الاتباع سمجھتا رہا‘ آپ‘ کے ارشادات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کا معتقد رہا۔

فصل سوم

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت اجماع امت سے

مدعا علیہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ تیرہ صدیوں سے ”نسلاً بعد نسل اور قرناً بعد قرن“ مسلمانوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور کسی زمانہ میں وہ خود دوبارہ تشریف لائیں گے۔ گویا مدعا علیہ مرزا غلام احمد کو اقرار ہے کہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا اجماعی اور متواتر عقیدہ یہی رہا ہے جو عقیدہ کہ آج امت اسلامیہ کا ہے۔ معزز عدالت‘ مدعا علیہ کی حسب ذیل تصریحات بغور ملاحظہ فرمائے:

○ ”ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں دو

استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو ....وفات شدہ مان لو"
(ملفوظات جلد دہم ص ۳۰۰ مطبوعہ ربوہ)

○ "مسیح بن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی' تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے' انجیل بھی اس کی مصدق ہے' اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں' درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خداتعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا گیا"

○ "مسیح موعود (عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری) کے بارے میں جو احادیث میں پیش گوئی ہے وہ ایسی نہیں کہ جس کو صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو بس۔ بلکہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ پیش گوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے' گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اسی قدر اس پیش گوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں' کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتدا سے یاد کرتے چلے آتے تھے۔"
(شہادت القرآن ص ۸۔ خزائن ص ۳۰۴ ج ۶)

○ "اس امر سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود (عیسیٰ بن مریم کے دوبارہ آنے) کی کھلی پیش گوئی موجود ہے بلکہ قریباً" تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا"۔
(شہادت القرآن ص ۲۔ روحانی خزائن ص ۲۹۸ ج ۶)

○ "یہ خبر مسیح موعود (عیسیٰ علیہ السلام) کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیاجائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی روسے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے' صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہوں گی"۔
(شہادت القرآن ص ۲۔ خزائن ص ۲۹۸ ج ۶)

○ مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تصریحات سے واضح ہوا کہ:

○ تیرہ سو سال سے مسلمانوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے مرزا غلام احمد کے دعویٰ مسیحیت تک تیرہ صدیاں ہی گذری تھیں۔

○ مسلمان ابا" عن جد یہی عقیدہ سکھاتے چلے آئے ہیں اور یہ عقیدہ ہمیشہ سے ان کے رگ و ریشہ میں داخل رہا ہے۔

○ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ان ارشادات نبویہ پر مبنی ہے جن کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے۔

○ تیرہ صدیوں کے کل مسلمان اور ان کا ہر ہر فرد اس عقیدے کی صحت کا گواہ رہا ہے۔

○ یہ عقیدہ علم عقائد وغیرہ کی ہزارہا اسلامی کتابوں میں صدی وار اشاعت پذیر ہوتا رہا ہے۔

○ ایسے متواتر عقیدہ سے انکار کردینا یا اس میں شک و شبہ کا اظہار کرنا سب سے بڑھ کر جہالت اور بصیرت دینی اور حق شناسی سے یکسر محرومی کی علامت ہے۔

○ یہاں مدعا علیہ کے الہامی فرزند اور اس کے خلیفہ دوم مرزا کی شہادت بھی پیش کرنا چاہتا ہوں' وہ لکھتے ہیں:

"پچھلی صدیوں میں قریباً" سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا ہے اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے۔ حضرت مسیح موعود (غلام احمد مدعاعلیہ) سے پہلے جس قدر اولیاء صلحاء گزرے ان میں ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ خیال کرتا تھا۔"

(صرف بڑا گروہ نہیں بلکہ بلا استثناء امت اسلامیہ کے ایک ایک فرد کا یہی عقیدہ رہا ہے۔ ناقل")
(حقیقت النبوۃ مصنفہ مرزا محمود ص ۱۴۲)

○ نیز اس ضمن میں لاہوری گروپ کے امیر اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پر جوش مرید مسٹر محمد علی ایم اے کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائی جائے:

"بانی فرقہ احمدیہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پچاس یا اس سے بھی زیادہ کتابیں پبلک میں شائع کی ہیں' جن تمام میں یا ان میں سے بہت سی کتابوں میں اس نے جہاد کے قطعاً" حرام ہونے اور خونی مہدی کے عقائد کے جھوٹے ہونے پر زور دیا ہے۔ اگر کوئی خاص اصول احمدیہ فرقہ کا سب سے بڑا قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ دو متذکرہ بالا خطرناک اصولوں کی' جو تیرہ صدیوں سے مسلمانوں میں چلے آتے تھے بیخ کنی کرنا ہے"۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ شمارہ ۳ ص ۹۰ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۴ء)

مندرجہ بالا حوالوں میں مدعا علیہ اور اس کے حواریوں کے اعتراف سے ثابت ہوچکا ہے کہ تیرہ سو سال سے ابا" عن جد مسلمانوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانے میں وہی دوبارہ تشریف لائیں گے' لیکن مدعا علیہ تیرہ سو سال بعد امت اسلامیہ کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ ایک متواتر اسلامی عقیدے کو خیر باد کہہ کر ایک نیا نسخہ آزمائے' جو خود مدعا علیہ نے تجویز کیا ہے' یا بقول اس کے اس پر منکشف ہوا ہے۔

یہاں میں معزز عدالت کو اس قانونی نکتہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی مسلمان کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ کوئی نیا عقیدہ اختیار کرلے؟ معزز عدالت کو صدیق اکبرؓ کی پہلی تقریر کا یہ فقرہ یاد ہوگا:

"لوگو! میں تو صرف پیروی کرنے والا ہوں نئی بات ایجاد کرنے والا نہیں ہوں"۔

اس اصول کی روشنی میں ایک مسلمان کو سوبار یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی عقیدے کے بارے میں پوری طرح یہ اطمینان کرلے کہ آیا یہ عقیدہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دور سے چلا آتا ہے؟ یا خیر القرون کے بعد کی پیداوار ہے؟ لیکن جب یہ اطمینان ہوجائے کہ فلاں عقیدہ خیر القرون سے متواتر چلا آتا ہے تو اس کے بعد کسی مسلمان کو اس پر اعتراض کرنے یا اس سے انحراف کرنے کا حق حاصل نہیں' جس شخص کو اسلام کے کسی متواتر عقیدے پر نکتہ چینی کا شوق ہو اس کا فرض ہے کہ مسلمانوں کی صف سے نکل کر غیر مسلموں کی صف میں کھڑا ہوجائے' اس کے بعد بصد شوق اسلام کے متواترات و مسلمات کو ہدف اعتراض بنائے ہمارے مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ منطق ناقابل فہم ہے کہ وہ حیات عیسیٰؑ کے عقیدے کو تیرہ صدیوں سے متواتر بھی تسلیم کرتا ہے اور پھر اسے تبدیل کرکے ایک نیا نسخہ استعمال کرنے کا بھی مشورہ دیتا ہے' حالانکہ وہ یہ اصول تسلیم کرتا ہے کہ:

"حدیثوں کا وہ دوسرا حصہ جو تعامل کے سلسلہ میں آگیا اور کروڑ ہا مخلوقات ابتدا سے اس پر اپنے عملی طریق سے محافظ اور قائم چلی آئی ہے اس کو ظنی اور شکی کیوں کر کہا جائے؟ ایک دنیا کا مسلسل تعامل جو بیٹوں سے باپوں تک' اور باپوں سے دادوں تک' اور دادوں سے پڑدادوں تک بدیہی طور پر مشہور ہوگیا' اور اپنے اصل مبدا تک اس کے آثار اور انوار نظر آگئے اس میں تو ایک ذرہ گنجائش نہیں رہ سکتی' اور بغیر اس کے انسان کو کچھ نہیں بن پڑتا کہ ایسے مسلسل عمل در آمد کو اول درجے کے یقینیات میں سے یقین کرے' پھر جب کہ آئمہ حدیث نے اس سلسلہ تعامل کے ساتھ ایک اور سلسلہ قائم کیا' اور امور تعاملی کا اسناد راستگو اور متدین راویوں کے ذریعہ آنحضرت ﷺ تک پہنچادیا تو پھر بھی اس پر جرح کرنا درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو بصیرت ایمانی اور عقل انسانی کا کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔"

(شہادت القرآن ص ۸۔ روحانی خزائن ص ۳۰۴)

آپ مدعا علیہ کی زبان سے سن چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر زندہ ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا میں تشریف لانا امت اسلامیہ کا تیرہ سو سال سے متواتر عقیدہ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے متواتر ارشادات میں' جن کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے' یہی عقیدہ بیان ہوا ہے' اور خیر القرون میں یہ عقیدہ وہاں وہاں تک پہنچا ہوا تھا جہاں کہیں ایک مسلمان بھی آباد تھا۔ انصاف فرمایئے کہ اس سے بڑھ کر اس عقیدہ کی حقانیت کا اور کیا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے؟

اس کے بعد بھی جو شخص اس عقیدے پر زبان طعن دراز کرتا ہے' اسلام کی مسلسل اور متواتر تاریخ کی تکذیب کرتا ہے' اسلام کے متواترات و قطعیات کو' جن کی پشت پر تیرہ سو سالہ امت کا تعامل موجود ہے' جھٹلانے کی جرات کرتا ہے۔ انصاف کیجئے کہ کیا ایسا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق ہے؟

باقی صفحہ ۱۵ پر

حیات و نزول مسیح علیہ السلام

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ اور مرزائی مبلغ چودھری خلیل کے مابین ضلع شیخوپورہ میں ایک اہم مناظرہ کی رپورٹ

مورخہ ۵ جون ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ بروز بدھ کو راقم الحروف ماسٹر محمد ظفر صاحب کی دعوت پر کڑیال چک نمبر ۱۷، بمعیت حکیم محمد شفیق صاحب حاضر ہوا مرزائی مبلغ چودھری خلیل بمع اپنے دو ساتھیوں کے آیا۔ آٹھ بجے مناظرہ کا آغاز کرتے ہوئے راقم الحروف نے کہا کہ قرآن مجید پارہ نمبر ۳ سورہ آل عمران آیت نمبر ۵۵ ہے اذ قال یٰعیسٰی انی متوفیک و رافعک الی ...الخ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے اور قتل کرنے کی خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اور عصمت کی ایسی تدبیر فرمائی جو ان کے وہم و گمان سے بھی بالا اور برتر تھی وہ یہ کہ ایک شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا اور یہودی جب گھر میں داخل ہوئے تو اس ہم شکل کو پکڑ کر لے گئے اور عیسیٰ سمجھ کر اس کو قتل اور سولی پر چڑھادیا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو تسلی دینے کے لئے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام تم گھبراؤ نہیں میں تم کو تمہارے ان دشمنوں سے بلکہ اس جہاں سے ہی پورا پورا لے لوں گا اور آسمان پر اٹھاؤں گا اور تجھ کو ان ناپاک لوگوں سے نکال کر صاف جگہ پہنچادوں گا اور تیرے پیروؤں کو تیرے انکار کرنے والوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

اس پر مرزائی چودھری خلیل نے کہا کہ مفتی صاحب نے اس تقریر میں دو غلطیاں کیں ہیں

نمبر ۱۔۔۔ لفظ متوفیک کا معنی ہے میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں لیکن مفتی صاحب نے اس کا معنی کیا پورا پورا لینے والا ہوں۔

نمبر ۲۔۔۔ میں تجھ کو آسمان پر اٹھانے والا ہوں یہ لفظ قرآن مجید میں نہیں ہے اس پر کوئی دلیل نہیں دی "بلکہ صرف یہ کہا کہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔"

مفتی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ لفظ توفی کا معنی پورا پورا لینا قرآن مجید کی متعدد آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ پ ا س بقرہ آیت ۴۰' اوفوا بعھدی اوف بعھدکم ترجمہ' تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

۲۔ انما توفون اجورکم یوم القیمۃ پ ۴' آل عمران آیت ۱۸۵ اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن۔

۳۔ یوفون بالنذر پ ۲۹ س الدھر آیت ۷ وہ منت کو پورے کرتے ہیں۔

کثیر آیات میں سے صرف میں نے تین آیات پیش کیں جیسے ان تین آیات میں باب افعال و تفعیل (ایفاء۔ توفیہ) بمعنی پورا لینے کے معنی میں استعمال ہوا اسی طرح اس آیت مذکورہ بالا میں باب تفعل (توفی) بھی بمعنی پورا لینا پورا وصول کرنا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اب میں دو آیات پیش کرتا ہو جس میں صراحتاً موجود ہے کہ توفی کا معنی موت بنتا ہی نہیں۔

○ حتی یتوفھن الموت ترجمۃ "یہاں تک کہ موت ان کی عمر کو تمام کردے۔" اس آیت مبارکہ میں توفی کا موت معنی صحیح نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ یتوفی فعل مضارع کا صیغہ ہے اور موت اس کا فاعل ہے فعل و فاعل ایک نہیں ہوسکتے کیونکہ فاعل سے فعل صادر ہوتا ہے بلکہ توفی کا معنی اتمام عمر اور اکمل عمر ہے یعنی اس آیت کا معنی اور مفہوم یہ ہوگا کہ موت ان کی عمر کو مکمل کردے۔

○ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا۔ پارہ ۲۴' سورۃ زمر' آیت ۴۲' اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ توفی بعینہ موت کا نام نہیں بلکہ توفی موت کے علاوہ کوئی اور شئی ہے کہ جو کبھی موت کے ساتھ جمع ہوتی ہے اور کبھی نیند کے ساتھ اور خاص کر موت کی نفی (یعنی لم تمت) کے الفاظ پر بھی توفی کا اطلاق واضح طور پر ثابت کرتا ہے کہ توفی اور موت دو الگ الگ چیزیں ہیں اگر بقول مرزائیوں کے توفی عین موت ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ لم تمت لفظوں کے ساتھ اس کو جمع نہ فرماتے۔

اب میں چودھری خلیل صاحب کے دوسرے سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ آسمان پر اٹھایا الخ تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر نے ابن عباسؓ سے صحیح سند کے ساتھ اپنی تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۷۴ میں ان الفاظ سے نقل کیا عن ابن عباسؓ قال لما اراد اللہ ان یرفع عیسٰی علیہ السلام الی السمآء ...الخ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو ان حواریوں میں سے ایک پر عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی اور گھر کے روشندان سے آسمان کی طرف آپ کو اٹھایا (و رفع عیسٰی علیہ السلام من روزنۃ فی البیت الی السمآء) دیکھو صراحتاً "آسمان" کا لفظ اس حدیث میں موجود ہے اور اس کی سند میں لکھا

ہے وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس یعنی آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا اور اس کی سند بھی صحیح ہے منقطع نہیں ہے۔ اسی طرح حدیث کی دو کتابوں میں صحیح سند کے ساتھ آسمان کا لفظ موجود ہے۔

○ کنزالعمال ص ۲۶۸ ج ۷ میں ہے کہ وعن ابن عباسؓ فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ ﷺ فعند ذلک ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء ترجمہ ابن عباسؓ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پس اس وقت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔

○ امام البیہقی کتاب الاسماء والصفات صفحہ نمبر ۳۰۱ عن نافع مولیٰ ابن قتادہ الانصاری قال ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

○ اب ان دونوں صحیح احادیث میں خط کشیدہ الفاظ کو غور سے دیکھیں کہ صراحتاً حدیث میں من السماء کا لفظ موجود ہے اور پھر چودھری خلیل صاحب! مرزا کی پیدائش ۱۸۴۰ء میں ہوئی کامل ساٹھ سال تک یعنی ۱۹۰۰ء تک مرزا صاحب کا وہی عقیدہ تھا جو اہل اسلام کا ہے دیکھو میرے پاس انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ کی عبارت یہ ہے کہ میرا اعتقاد یہ ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد مصطفیٰ ﷺ کے نہیں جس پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کہ جو چشمہ حق و معرفت ہے میں پیروی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون باجماع صحابہ صحیح قرار پائی ہیں نہ ان پر کوئی زیادتی کرتا ہوں اور نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔"

چودھری خلیل صاحب یہ آپ کے مرزا کی اصل کتاب انجام آتھم کی عبارت ہے جس سے معلوم ہوا کہ ساٹھ سال تک مرزا کا وہی عقیدہ تھا جو اہل اسلام کا تھا اس کے بعد مرزا نے اپنے عقیدہ کو بدل کر وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ من گھڑت بنایا۔

اس پر چودھری خلیل کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کا عقیدہ اجماعی نہیں۔

راقم نے کہا کہ آپ کی یہ بات غلط ہے، بلکہ آنحضرت ﷺ سے لے کر مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی تک تمام امت کا اجماعی اور متفق علیہ یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو روح مع الجسد زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا چنانچہ علامہ سفارینی اپنی کتاب لوامع الانوار البہیہ صفحہ ۹۴ جلد ۲ میں لکھتے ہیں

اما الاجماع فقد اجتمعت الامۃ علی نزول عیسیٰ ابن مریم ولم یخالف فیہ احد من اھل الشریعۃ

ترجمہ: رہا اجماع تو امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور جو لوگ شریعت محمدیہ پر ایمان رکھتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کے خلاف نہیں کہا۔

ان کا آسمان سے اترنے کا انکار صرف فلاسفہ اور بددینوں نے کیا جن کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں اور امت کا اجماع منعقد ہوچکا ہے کہ وہ نازل ہو کر شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے اگرچہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد نبوت ان کے ساتھ قائم ہوگی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے اور پھر مجمع البحار کی عبارت بھی توجہ سے سنیں گے۔ مجمع البحار میں شیخ محمد طاہر مادہ حکم کے تحت لکھتے ہیں

وفیہ وینزل عیسیٰ حکما ای حاکما بھذا الشریعۃ لا نبیا والاکثر ان عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وقال مالک مات وھو ابن ثلاث و ثلاثین سنۃ و لعلہ اراد رفعہ الی السماء او حقیقتہ ویجیٔ آخر الزمان لتواتر خبر النزول

ترجمہ: حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے یعنی اس شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ کرنے والے حاکم کی حیثیت سے نہ کہ مستقل نبی کی حیثیت سے اور اکثر یعنی جمہور اہل اسلام اس پر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ وہ ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے غالباً امام مالکؒ کی مراد موت سے ان کا رفع آسمانی ہے یا حقیقتاً فوت ہونا مراد ہے بہرحال عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں دوبارہ آئیں گے کیونکہ ان کے نزول کی خبر متواتر ہے۔

اس حوالہ پر چودھری خلیل نے کہا کہ مفتی صاحب مجمع البحار کی عبارت پڑھ کر بتلایا کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع نہیں ورنہ امام مالکؒ کیوں اختلاف فرماتے۔

احقر راقم الحروف نے کہا کہ چودھری خلیل نے میری عبارت مجمع البحار سے دھوکہ دینے کی کوشش کی مجمع البحار کی آدھی عبارت لکھنا اور بقیہ عبارت نہ لکھنا بددیانتی ہے اصل میں شیخ طاہرؒ مجمع البحار میں کہنا یہ چاہتے کہ کہ امام مالکؒ عیسیٰ علیہ السلام پر لفظ مات کا اطلاق کرتے ہیں لیکن ان کی مراد یہ ہے کہ ان کے فوت ہونے سے مراد ان

باقی صہ ۲۶ پر

برطانیہ کی اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین میں اسلام کی مقبولیت

برطانوی بالخصوص انگریز عورتوں میں تیزی سے پھیلتے ہوئے دین اسلام کے اثرات نے مغربی ممالک کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا ہے۔ خصوصاً عیسائی عورتوں کی تنظیمیں اور چرچ اس معاملہ میں عورت کو اپنے دین کے اختیار میں آزاد تصور کرنے کے باوجود اس معاملے کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں چنانچہ تازہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دس سال عرصے میں برطانیہ کے دس ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کی اکثریت شامل ہے۔ لندن کے مشہور ہائیڈ پارک میں اسلام کے موضوع پر ایک تقریر سننے کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی ایک انگریز خاتون جنہوں نے اپنا اسلامی نام بشریٰ پسند کیا ہے کہتی ہیں کہ میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میں مسلمان بن جاؤں گی۔ میں ہمیشہ کہتی کہ میں پیدائشی طور پر کیتھولک عیسائی ہوں اور میری موت بھی عیسائیت پر ہوگی اور کہتی کہ اللہ کا شاید یہی منشا ہے۔ مگر اب میں نے وہ لباس اتار پھینکا ہے جو میرے والد نے عیسائیت کی شکل میں مجھے پہنایا تھا۔ حالانکہ اس کے اتارنے میں میری راہ میں بہت رکاوٹیں حائل تھیں اور اب میں نے اسلامی لباس زیب تن کر لیا ہے تاکہ اپنے رب کی عبادت پوری آزادی، اطمینان اور ایسے سکون قلب سے کر سکوں کہ جس سکون کا تصور بھی محال تھا اور یہ سکون ایمان کی شکل میں مجھے مل چکا ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے بشریٰ کہتی ہیں کہ اسلام ایک واضح دین ہے جس میں کسی بھی قسم کا ابہام یا غموض نہیں۔ اسلامی معاشرے کا ہر فرد اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو پہچانتا ہے اور معاشرے میں تقویٰ کی بنیاد پر اپنے مقام و مرتبہ کا از خود تعین کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم) عورت کے باب میں اسلام کے نقطہ نظر پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام ایک واضح طریقہ زندگی میں حائل ہر رکاوٹ کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ اسلام نے جہاں جنسی تعلقات کو ازدواجی دائرے میں محدود کیا ہے وہیں عورت و مرد کے درمیان آزادانہ اختلاط پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ اسلام نے تو ازدواجی تعلقات کو تقدس فراہم کیا ہے اور اس کو معاشرے کی تعمیر میں بنیادی کردار عطا کیا ہے۔

بشریٰ اور ان جیسی کئی تعلیم یافتہ خواتین کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے ویلز یونیورسٹی کے پروفیسر کہتے ہیں کہ برطانوی چرچ میں بڑھتی ہوئی لادینیت کی وجہ سے یہاں کی عوام عیسائیت سے متنفر ہوتی جا رہی ہے۔ ان میں سے بعض اسلام کے گوشے میں اس سوئی ہوئی روحانیت کو پالیتے ہیں جس کی انہیں مدتوں سے تلاش تھی۔

مکتوبات حضرت شیخ التفسیرؒ

مرتب	:	پروفیسر احمد عبدالرحمان صدیقی
صفحات	:	۱۹۲ مجلد عمدہ دیدہ زیب سرورق
قیمت	:	۷۵ روپے
ناشر	:	مکتبہ حکمت اسلامیہ نوشہرہ صدر (پشاور)

اکابر علماء کرام اور اولیاء اللہ مکتوبات کے ذریعہ بھی علم و معرفت کے دریا بہاتے رہے مخلوق خدا کی تربیت روحانی اور تعلیم حقانی میں مراسلت کے انداز تبلیغ نے بارہا انفرادی و معاشرتی انقلابات کی راہ ہموار کی۔ برصغیر میں مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کے ذریعہ سرہند میں بیٹھ کر اکبر کے دین الٰہی کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ پھینکنے کا کارنامہ انجام دیا۔ شاہ ولی اللہ محدث نے مغلیہ سلطنت کی گرتی ہوئی دیواروں کو سہارا دینے کے لئے احمد شاہ ابدالی کو مرہٹوں کی قوت کچلنے کے لئے دعوت دی تھی۔ شیخ الہند محمود حسنؒ کی ریشمی رومال کی تحریک سے ایک زمانہ آشنا ہے۔ مکتوبات شیخ الاسلام مدنیؒ علم و معرفت اور سیاست و معاشرت کے اصول و فروع کی تعلیم کا گنجینہ بے بہا ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی تربیت کا بنیادی طریقہ ہی مراسلت پر جاری تھا تربیت السالک اسی طریق تربیت کا انتخاب ہے۔ اور متوسلین میں سے بہت سے حضرات نے اپنے ساتھ ہونے والی خط و کتابت کے مجموعے مرتب کئے ہیں حضرت مفتی اعظم پاکستان کے ذکر میں مکاتیب حکیم الامت بڑی تعداد میں ضخیم کتابی صورت میں قلمی موجود ہے۔ اور کئی ایک بزرگوں کے مکاتیب کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مکتوبات اپنے دور کے معاشرتی و انفرادی رجحانات کی سادہ و فطری انداز میں تاریخ ہوتی ہے۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کی ذات گرامی ان نفوس قدسیہ میں سے تھی جو امت کی ہر شعبہ زندگی میں دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۶۲ء تک پورے پچاس سال علمی، تبلیغی، تربیتی اور سیاسی جدوجہد کا مثالی کردار جو بظاہر انجمن خدام الدین اور شیرانوالہ گیٹ کی ایک خانقاہ میں بیٹھ کر ادا کیا اس سے واقفؒ ایسے "خدام" کی جماعت تیار ہوئی جو دین کی ہمہ جہت خدمت پر مامور ہوئی۔ دینی مدارس، خانقاہیں، تحریک ختم نبوت و احیائے اسلام پاکستان میں نظام اسلام کا قیام ہر شعبہ میں حضرت لاہوری کی جدوجہد کے نقوش موجود ہیں اور زیر نظر مکتوبات کا مجموعہ ان نقوش کو نمایاں طور پر اجاگر کرتا ہے۔

پاکستان کے دینی مستقبل کی فکر سفر و حضر میں آپ کو کس قدر بے چین کئے رکھتی تھی مکتوبات کے مطالعہ سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ زیر نظر مجموعہ چند خطوط کے سوا قیام پاکستان کے بعد لکھے گئے مکتوبات پر مشتمل ہے۔ حضرت لاہوریؒ کے متوسلین کا حلقہ تو کافی وسیع ہے اگر اس طرف توجہ کریں اور جس کے پاس بھی حضرت کے مکتوبات ہوں ارسال کر دیں تو مکتوب کا مجموعہ ضخیم ہو سکتا ہے بہرحال موجودہ صورت میں بھی کتاب نہایت مفید ہے اور ہر لائبریری میں ہونی چاہئے۔

اخبارِ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے اجلاس سے حافظ محمد احمد صدیقی کا خطاب

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا ایک بھرپور اجلاس مولانا قاری محمد اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے متعدد فیصلے کئے گئے۔

اجلاس سے حافظ محمد احمد صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں پوری امت محمدیہ ﷺ کا اس بات پر اتفاق و اتحاد اور اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ﷺ ہیں آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ہر قسم کی نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے آپ ﷺ بلا استثنا آخری رسول ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول پیدا نہیں ہوگا۔

انہوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہو کر منصب نبوت پر فائز ہو چکے ہیں ان کا آخری زمانہ میں قرب قیامت تشریف لانا عقیدہ ختم نبوت کے قطعاً" منافی نہیں اور رحمت دو عالم ﷺ نے واضح ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم جو زندہ آسمانوں پر اٹھالئے گئے ہیں وہ قیامت سے قبل ضرور دنیا میں تشریف لائیں گے۔ یہ بات قرآن و سنت اور اجماع امت سے قطعی دلائل کے ساتھ ثابت ہے اور کسی مسلمان کے لئے اس سے آنکھ چرانے اور کسی تاویل و تحریف کی گنجائش نہیں ہے۔

انہوں نے کہا فتنہ مرزائیت کے بانی 'آنجہانی' مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے ان قطعی اور اجماعی عقائد کے خلاف انگریز سامراج کے مفاد کے لئے اپنی کفریہ زبان سے زہر اگلنا شروع کیا اور قادیان کے بناسپتی نبی نے عوام کو جہالت مغربی تعلیم سے متاثر اور دینی تعلیم سے بے گانہ افراد کی ناواقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر ان کو دولت ایمان سے محروم کر کے قادیانیت کے کفریہ جال میں پھنسایا۔

انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت نے جتنا صدمہ عالم اسلام کو پہنچایا ہے تاریخ میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کی امت نے مسلمانوں کے لباس میں بدترین کفر و ارتداد کی تبلیغ کر کے ہزاروں مسلمانوں کو کافر بنایا۔ انہوں نے کہا آج یہ فتنہ قانونی پابندیوں کے باوجود اہل اسلام کے لئے ایک چیلنج بنتا جارہا ہے۔

○

محمد علی درانی

آستین کا سانپ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی عبدالحمید رحمانی اور بشیر شوکت علی نے نام نہاد تنظیم پاسبان کے چیئرمین محمد علی درانی کی طرف سے قانون توہین رسالت ﷺ کو ختم کرنے' دوہرے ووٹ کا حق دینے' اور مسیحی تعلیمی ادارے واپس کرنے کے مطالبہ پر شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے آستین کے سانپوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے' انہوں نے کہا کہ یہ لوگ سیاست میں ناکامی کے بعد اب چور دروازے سے شہرت اور پیسہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس عنقریب محمد علی درانی اور پاسبان کے بارے میں وائٹ پیپر شائع کرے گی۔ جس میں ان کے خلاف اسلام بیانات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مراعات کا تفصیلی ذکر ہوگا۔ علاوہ ازیں مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ محمد علی درانی جس جلسے یا جلوس میں شرکت کریں گے' مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان ان کے خلاف احتجاج کریں گے۔ انہیں اپنے بیانات سے دستبردار ہونے اور عوام سے معافی مانگنے پر مجبور کیا جائے گا۔

مولانا ابوطلحہ راشد مدنی حمادی کا حیدر آباد' نوکوٹ' نفیس نگر' جھڈو اور میرپور خاص کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مبلغ مولانا ابو طلحہ مدنی نے جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو حیدر آباد اور نوکوٹ' نفیس نگر' جھڈو میرپور خاص اور ٹنڈو الہ یار کا دورہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق مولانا مدنی نے حیدر آباد جنرل پوسٹ آفس میں ہونے والی سیرت النبی کانفرنس میں خطاب کیا اور کہا کہ حضور ﷺ کی سیرت کا سب سے عظیم پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج و تخت عطا کیا لیکن اس وقت ہمارے ملک پاک میں ایک ایسا ٹولہ موجود ہے جو اس تاج و تخت ختم نبوت پر حملہ آور ہے میری مراد قادیانی ہیں جو منکرین ختم نبوت ہونے کے علاوہ بدترین گستاخ رسول ﷺ بھی ہیں مولانا نے اپنے خطاب کے بعد کانفرنس میں موجود افسران اور عوام میں عالمی مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا۔

نوکوٹ : ۲۲ اگست جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نوکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس سے مولانا بھٹو صاحب (نوکوٹ)' مولانا مجیب الرحمان لنڈ (ڈگری) نے خطاب کیا جناب حافظ محمد طاہر (ڈگری) صاحب نے نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔

آخر میں مولانا ابو طلحہ مدنی نے خطاب کیا مولانا نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور حکومت کی اسلام دشمن سرگرمیوں خصوصاً" ناموس رسالت سے عدم توجہ اور گستاخان رسول کی پشت پناہی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ملک پاکستان پر کسی ہندو' یہودی یا عیسائی کی حکومت ہے انہوں نے صدر اور فوج کے سربراہ اور چیف جسٹس آف پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جنگ' ڈان بو نیفرا پیرگون پر توہین رسالت زیر دفعہ ۲۹۵ سی مقدمہ درج ہوئے ۶۔۷ سال ہو چکے ہیں اور مقدمہ زیر سماعت ہے لیکن تاحال کیس کو چلایا نہیں جارہا۔ گوجرانوالہ میں عیسائیوں نے توہین رسالت کی پھران کو سزا ہوئی ہائی کورٹ نے سزا ختم کردی پھر حکومت کی سرپرستی میں ان کو ملک سے فرار کروایا گیا۔ اخبار جہاں میں عید ایڈیشن شو کے عنوان سے چند صفحات چھپے جس میں ماڈل گرلز کے پیروں (پاؤں) پر اللہ اور رسول اللہ کے مقدس نام لکھے گئے اس پر مقدمہ درج ہوا سید عبداللہ شاہ وزیر اعلیٰ نے اپنے اثرورسوخ کو استعمال کرتے ہوئے اس مقدمہ کو ختم کروادیا۔ جوبلی ٹیکسٹائل طرنے قرآنی آیات والا کپڑا نکالا اس پر بھی مقدمہ کیا گیا لیکن حکومت نے اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کیس کو بھی ختم کروادیا اب وہ مقدمہ سیشن جج سانگھڑ کے ہاں زیر سماعت ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ حکومت اس میں بھی مداخلت کرے گی۔

اسی طرح قادیانی اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو آئین و قانون کی صریحاً" خلاف ورزی ہے مولانا نے صدر' وزیر اعظم اور چیف آف آرمی ملک کی تینوں اہم شخصیات سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ بالا تمام واقعات کی تحقیقات کر کے مجرموں کو سخت سزائیں دلوائیں۔

نفیس نگر : نفیس نگر میں ختم نبوت کے مجاہد محترم خوشی محمد صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیتی اجلاس میں خطاب کیا اور مرحوم کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر اور اجر عطا فرمائے۔

جھڈو : ۲۳ اگست جمعہ کو نفیس نگر سے جھڈو کا سفر کیا اور جھڈو میں قاری محمد شریف صاحب کے مدرسہ کی مسجد میں اجتماع جمعہ سے مولانا مدنی نے خطاب کیا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

میرپور خاص : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا فیض اللہ صاحب خطیب مدینہ مسجد سے مولانا ابو طلحہ نے ملاقات کی اور علاقہ کے حالات پر گفتگو کی۔

ٹنڈو الہ یار : جامعہ صدیق اکبر بکیرا روڈ ٹنڈو الہ یار کے ناظم حضرت مولانا محمد ارشد صاحب کے ہمراہ مولانا ابو طلحہ راشد مدنی نے ٹنڈو الہ یار کے نواحی گاؤں کا دورہ کیا جہاں کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ قادیانی ڈاکٹروں نے اپنی مذہبی تبلیغ شروع کررکھی ہے اور ایک غیر مسلم کو بھی قادیانی بنادیا ہے دونوں علماء نے اس کرشن نامی غیر مسلم نوجوان سے ملاقات کی اور قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کیا تو اس نے قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کیا اور حلقہ بگوش اسلام ہوگیا۔ علاقے میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا واضح رہے کہ قادیانیوں نے کرشن نامی نوجوان کا نام کرشن احمد رکھا تھا۔ اس تمام دورے میں مولانا ابو طلحہ راشد مدنی کے ہمراہ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے سرگرم مخلص ساتھی ڈاکٹر محمد خالد صاحب رفیق سفر رہے۔

مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور مولانا احمد میاں حمادی کا دورہ کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور عالمی مجلس صوبہ سندھ کے راہنما مولانا احمد میاں حمادی صاحب ۱۴؍اگست بروز بدھ کوئٹہ کے دو روزہ دورہ پر تشریف لائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد منیر بن صوبائی امیر بلوچستان، ممبر شوریٰ مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، حاجی تاج الدین، فیروز چوہدری، محمد طفیل اخرار، جناب فیاض حسن سجاد، جناب خلیل الرحمان صاحب، حاجی نعمت اللہ خان، حاجی شاہ محمد آغا اور دیگر احباب نے استقبال کیا ۱۴ اگست ہی کی شام بعد نماز مغرب صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین کی صدارت میں عالمی مجلس کوئٹہ کا خصوصی اجلاس ہوا، مولانا قاری عبداللہ منیر نے تلاوت کلام پاک کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سندھ مجلس ختم نبوت کے راہنما مولانا احمد میاں حمادی نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت ایک متفق مسئلہ ہے جس میں کسی بھی مسلمان کا اختلاف نہیں نہ پہلے نہ آج جب بھی ختم نبوت کی حفاظت کی بات آئی تمام مسلمانوں نے اسے اتفاق سے حل کیا اور ختم نبوت کی حفاظت کی اس اتفاق کی برکت سے اللہ نے محافظین ختم نبوت کو فتح سے ہمکنار کیا اور منکرین ختم نبوت ناکام ہوئے، انکار ختم نبوت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ کے دور سے چلا آرہا ہے جس میں اسود عنسی نے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا لیکن نبی کریم ﷺ نے ایک مہاجر فیروز دیلمی کے اس کو قتل کروایا اور پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسیلمہ کذاب نے اپنی جھوٹی نبوت کا پرچار شروع کیا تو آپ نے تمام صحابہ کرامؓ کے اتفاق سے اس مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مسیلمہ کذاب سے جنگ کی اور اس فتنہ کا خاتمہ کیا اس جنگ میں سات سو سے زائد حافظ قرآن صحابہ کرامؓ بھی شہید ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کیا گیا اس کے بعد جو بھی جھوٹا مدعی نبوت آیا اس کی سرکوبی امت محمدیہ نے اتفاق و اتحاد سے کی۔ انگریز کے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کر دیا اس کو انگریز کا مکمل تحفظ حاصل تھا اس لئے اس پر قتل اور ارتداد کا حکم تو جاری نہ ہو سکا لیکن امت مسلمہ اس کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوگی اور اتحاد و اتفاق سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل رہی آخر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا مولانا نے مزید فرمایا کہ یہ نہ سوچئے کہ مسئلہ حل ہوگیا جب تک اس فتنہ کا وجود باقی ہے اس کی سرکوبی جاری رہے گی

مولانا محمد علی صدیقی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی جماعت ہے اور اس کا مقصد صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جماعت کے بارے میں یوں خیال کریں کہ جب سے قادیانیت کا مقابلہ شروع ہوا اس وقت سے جماعت کی تشکیل ہوئی ہے مولانا نے فرمایا آج اس محفل میں ہم نے ایک عہد کرنا ہے اور وہ عہد یہ ہے کہ جس کام کو ہمارے اکابر نے بڑی سے بڑی قربانی دے کر کیا اور تمام تکلیفیں برداشت کیں لیکن اپنے موقف پر قائم رہے اور بڑے سے بڑے مصائب ان کے موقف کو ختم نہ کر سکے۔ ہم نے اس کام کی تکمیل کرنی ہے اور اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنا ہے

مولانا نے علماء کرام کی خدمت میں کہا کہ آپ لوگ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں جدوجہد میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں اجلاس میں جید علماء کرام مولانا محمد منیر الدین، مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالباقی، مولانا صاحبزادہ رشید احمد، قاری غلام غوث اربانوی، مولانا امیر حمزہ بادینی، مولانا حافظ حسین احمد سہروردی، مولانا عبدالحق بلوچ، مولانا عبدالغفور بلوچ، قاری محمد یوسف ہزاروی، حاجی خان زمان خان اچکزئی، حاجی تاج محمد سرور حاجی چوہدری محمد طفیل اخرار، خلیل الرحمان، حاجی نعمت اللہ خان تاجر و وکلاء حضرات اور کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی آخر میں ختم نبوت کے مرکزی مبلغ جناب مولانا محمد علی صدیقی نے تمام علماء کرام کا شکریہ ادا کیا مولانا محمد منیر الدین کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

○

بقیہ: مناظرہ کی رپورٹ

کا زمین کے عالم سے نکل کر آسمان کے عالم میں پہنچ جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۷۹ جلد ۳ میں لکھا ہے کہ

ان المراد بالوفاۃ ھنا النوم لانھما اخوان ویطلق کل منھما علی الاخر وقد روی عن الربیع ان اللہ تعالیٰ رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء وھو نائم رفقا بہ

یعنی وفات سے مراد نیند (نوم) ہے اور موت و نوم دونوں بھائی بھائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے اور مفسر قرآن امام ربیعؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو حالت نوم میں آسمان پر اٹھالیا۔

بہرحال مقصد یہ ہے کہ امام مالکؒ بھی تمام امت مسلمہ کے ساتھ اس عقیدہ میں متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اس پر چودھری خلیل نے کہا میں کیونکہ عالم نہیں ہوں اور نہ ہی میرے پاس کتب ہیں مفتی صاحب مجھے وقت دیں کہ میں ربوہ سے مربی مع کتب منگوا کر اس حیات مسیح علیہ السلام میں دوبارہ تبادلہ خیال کروں اور یہ بھی کہ مفتی صاحب کے مدلل دلائل قرآن و حدیث سے میں واقعی متاثر ہوا ہوں۔ انہی باتوں پر یہ بحث و مباحثہ مکمل ہوا۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کی (۶) نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوّت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۷۰۰ صفحات

تالیف : مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک صمدانی کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں ○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کی مکمل اشاعت

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ
چار رنگا سرورق مجلد قیمت ۲۰۰/-

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدرالدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیلات (سوالاً و جواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ مجلد
چار رنگا ٹائیٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد
قیمت /۱۵۰ روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلو پیڈیا

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از :۔ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار۔ نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد، چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی و سیاسی کلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرہ سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴

قیمت /۳۰۰ روپے

احتسابِ قادیانیت

ازقلم : مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظرِ اسلام کے ردِ قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت
بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت، مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔

صفحات ۳۰۰ قیمت /۱۰۰ روپے

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

رئیسِ قادیان

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزاجی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزاجی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ بہترین طباعت، مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ صفحات ۶۷۶
قیمت /۱۵۰ روپے

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تحفۂ قادیانیت (جلد دوم)

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۳۰۰ سے زائد قیمت /۱۵۰

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:
○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتویؒ ○ معرکہ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تار عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے حرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد (سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان) —— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
وی پی نہ ہوگی و پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی ﷺ لانبی بعدی

ختمِ نبوّت کانفرنس

پندرھویں سالانہ

دو روزہ

بتاریخ ۳-۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک
مطابق ۱۹-۲۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

مخدوم المشائخ حضرت مولانا
خان محمّد صاحب مدظلہٗ

امیر

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

کانفرنس میں بعد عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جواب دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت پاکستان

فون ملتان
۵۸۳۴۸۶
۵۱۴۱۲۲
کراچی ۷۷۸۰۳۴۰